حضرت عمر فاروق ؓ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے

سو ۱۰۰ واقعات

مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دل فروز واقعات پر مبنی تصنیف
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کے
سو واقعات
مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات
مصنف: علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: 120/-

ملنے کا پتہ

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 7352022
Mob: 0300-4477371

انتساب

امام العصر، یگانہ زمانہ

ابو علی الحسن بصری رضی اللہ عنہ

کے نام

پہلی اذاں سے گونج اٹھی کعبہ کی فضاء
ایماں لایا جب شہ والا گہر عمر
ہوتا عمر جو ہوتا نبی کوئی میرے بعد
اس قولِ مصطفیٰ ﷺ سے بھی ہے معتبر عمر
سب کارنامے زندہ جاوید اس کے ہیں
اسلام کا وقار و حشم سر بسر عمر

فہرست

O......O......O

حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر بے شمار درود و سلام۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابتداء میں دین اسلام کی تبلیغ کی تو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین اسلام کو تقویت عطا فرمائی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی زندگی دین اسلام کی ترقی و ترویج کے لئے وقف کر دی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب کو احاطہ تحریر میں لانا ممکنات میں سے نہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہوتا۔

عمر بن خطاب جب فاروق بن کر آ گیا
محفل کفر و شرک پر اِک سناٹا چھا گیا

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمر (رضی اللہ عنہ) کے

اسلام لانے کی خوشیاں آسمان پر بھی منائی جا رہی ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے رعب و دبدبہ سے شیطان بھی خائف تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے راستے سے دور ہو جاتا تھا اسی لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عمر (رضی اللہ عنہ) جس راستہ پر چلتا ہے شیطان اس راستے سے دور ہو جاتا ہے۔

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ محدث بھی ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے محدث ہونے کے متعلق صحیحین کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل جتنی بھی امتیں گزری ہیں ان میں محدث ہوئے ہیں اور میری امت کا محدث بلاشبہ عمر (رضی اللہ عنہ) ہے۔

الغرض حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیر نظر کتاب ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت واقعہ فیل کے تیرہ برس بعد مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ کے والد کا نام خطاب ہے اور آپ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حتمہ بنت ہاشم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ توانا جسم اور عمدہ صلاحیتوں سے مزین تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ علم الانساب کے ماہر تھے اور شعر و شاعری کا ذوق بھی رکھتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی علمی قابلیت کی بناء پر زمانہ جاہلیت میں قریش اپنا سفیر مقرر کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ فن پہلوانی سے بھی بخوبی آگاہ تھے اور ماہر شمشیر زن اور ماہر نیزہ باز بھی تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے برس اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ہر مشکل وقت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور اپنی جان و مال کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد خلیفہ بنے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں دین اسلام کی سرحدیں مشرق تا مغرب پھیل گئیں اور آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں پر فتوحات کا دروازہ کھل گیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ہجری سال کا آغاز ہوا،

انتظامی امور کے لئے دفاتر کا قیام عمل میں آیا، بیت المال کا قیام عمل میں لایا گیا، مجلس شوریٰ قائم کی گئی، محکمہ پولیس کی بنیاد رکھی گئی، محکمہ فوج قائم کیا گیا، صدقہ کا مال خرچ کرنے کی ممانعت کی گئی، عوام الناس کی حالت سے آگاہی کے لئے رات کے وقت گشت کو معمول بنایا گیا، نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا طریقہ رائج ہوا، نمازِ تراویح باجماعت ادائیگی کو معمول بنایا گیا، تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول کی گئی، عدالتی نظام کا قیام عمل میں آیا، جیل خانے قائم کئے گئے، مساجد تعمیر کی گئیں، مدرسے قائم کئے گئے، محکمہ تعلیم کا قیام عمل میں آیا، نہری نظام جاری کیا گیا، فوجی چھاؤنیاں تعمیر کی گئیں، مقبوضہ ممالک کو صوبوں کا درجہ دیا گیا، اذانِ فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم کا اضافہ کیا گیا، مسافروں کے لئے مہمان خانے تعمیر کروائے گئے، فوجی دفاتر قائم کئے گئے، بیت المال سے غیر مسلموں کے وظیفے جاری کئے گئے، لاوارث بچوں کی پرورش کے لئے روزینوں کا اجراء کیا گیا، فوجی اصطبل کا قیام عمل میں آیا، غلہ کے لئے گودام تعمیر کئے گئے، عمال کی تقرریاں اور ان کے محاسبہ کا قانون بنایا گیا، زمینوں کی پیمائش اور ان کا ریکارڈ مرتب کیا گیا، دریائی پیداوار پر محصول لگایا گیا اور ایک ساتھ دی جانے والی طلاقوں کو طلاقِ بائن قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار کام تھے جن کی بناء پر آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کو منفرد حیثیت حاصل ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری کو زخمی ہوئے اور وصال یکم محرم الحرام ۲۴ھ بروز ہفتہ ہوا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً تریسٹھ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں روضہ رسول اللہ ﷺ میں مدفون کیا گیا۔

قصہ نمبر ۱

قبولِ اسلام کا واقعہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت کا اعلان کیا اس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک قریباً ستائیس برس تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب توحید کی دعوت دی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ابتداء میں اس دعوت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔

"الٰہی! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) یا عمر بن ہشام دونوں یا دونوں میں سے ایک کے ذریعے اسلام کی خدمت فرما۔"

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو شرفِ قبولیت بخشی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور آپ رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے تھے اور انہوں نے اپنے قبولِ اسلام کو خاندان کے دیگر لوگوں اور آپ رضی اللہ عنہ سے چھپا رکھا تھا۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ایک اور شخص حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی اسلام قبول کر چکے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے والوں کے ساتھ نہایت سختی

سے پیش آتے تھے۔ایک دن آپ رضی اللہ عنہ اسی کیفیت میں تلوار نیام سے نکالے جا رہے تھے راستہ میں حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں دیکھا تو پوچھا کیوں عمر (رضی اللہ عنہ)! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا میں آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے کی غرض سے نکلا ہوں۔

حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر کہا عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہیں تمہارا نفس دھوکہ دے رہا ہے، تم کیا سمجھتے ہو اگر تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا تو بنی عبد مناف تمہیں چھوڑ دیں گے، تم زمین پر چلنے کے قابل نہیں رہو گے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے سے پہلے تم اپنے گھر کی خبر لو، تمہاری بہن اور بہنوئی نے اسلام قبول کر لیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو راستہ بدل کر اپنی بہن کے گھر روانہ ہو گئے۔آپ رضی اللہ عنہ کی بہن اور بہنوئی کے گھر اس وقت حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ موجود تھے جو انہیں سورۂ طٰہٰ کی تعلیم دے رہے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سن کر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کو گھر کے ایک کونے میں چھپا دیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے اور پوچھا تم لوگ ابھی کیا پڑھ رہے تھے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے کہا کچھ بھی نہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہیں، میں نے خود اپنے کانوں سے تم دونوں کو کچھ پڑھتے سنا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے تم دونوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کی پیروی اختیار کر لی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہی اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب شوہر کو بچانے کے لئے آگے بڑھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دھکا دے مارا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور خون بہنا شروع ہو گیا۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے جلال کی پرواہ کئے بغیر کہا۔

''ہاں! ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دل و جان سے ایمان لے آئے ہیں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا سخت لہجہ اور بہن کا بہتا ہوا خون دیکھا تو شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے اچھا مجھے بھی وہ صفحات دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ میں تمہیں وہ پڑھ کر واپس کر دوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے کہا۔

''ان صفحات کو کوئی ناپاک شخص نہیں چھو سکتا اس کے لئے پہلے تمہیں غسل کرنا ہوگا۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اپنی بہن اور بہنوئی سے ان اوراق کا مطالبہ کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت خطاب نے خود سورۂ طٰہٰ کی تلاوت شروع کی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچیں:

اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ

''بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں اس لئے تم میری عبادت کرو اور میری ہی یاد میں نماز پڑھا کرو۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے اور کہنے لگے کس قدر اچھا اور عظمت والا کلام ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بے اختیار پکار اٹھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ

''میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔''

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ جو کہ گھر کے اندر چھپے ہوئے تھے انہوں نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زبانِ مبارک سے یہ کلمات سنے تو باہر نکل آئے اور کہنے لگے عمر (رضی اللہ عنہ)! اللہ کی قسم! میں نے کل ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا فرماتے سنا تھا۔

''الٰہی! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) اور عمر بن ہشام دونوں میں سے ایک کے ذریعے دین اسلام کو تقویت پہنچا''۔

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمالی اور دین اسلام کو تمہارے ذریعے تقویت پہنچائی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلب پر رقت طاری ہوگئی اور آپ رضی اللہ عنہ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے مجھے اسی وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کوہِ صفا کے نواح میں دارِ ارقم میں موجود تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دارِ ارقم روانہ ہوگئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب آپ رضی اللہ عنہ کو آتے دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع پہنچائی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس موجود تھے انہوں نے جب آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق سنا تو فرمایا۔

"عمر (رضی اللہ عنہ) کو آنے دو اگر تو وہ بھلائی کے ارادے سے آیا ہے
تو اس کے ساتھ بھلائی ہی ہوگی اور اگر وہ کسی برائی کے ارادے
سے یہاں آیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس وقت دارِ ارقم میں داخل ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کا دامن پکڑ کر فرمایا۔

"عمر (رضی اللہ عنہ)! کیا ارادہ لے کر آئے ہو؟"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام قبول کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا جس سے کوہِ صفا کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲

ابوجہل قبولِ اسلام کی خبر سن کر آگ بگولا ہو گیا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آپ رضی اللہ عنہ ابوجہل کے گھر تشریف لے گئے۔ ابوجہل نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہا اے بھانجے! کیسے آئے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"میں تمہیں بتانے آیا ہوں کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اور اگر اب تم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کچھ غلط کیا یا کہا تو مجھ سے برا کچھ نہ ہوگا۔"

ابوجہل نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو غصہ میں آگ بگولا ہو گیا اور کہنے لگا تم اور تمہاری اطلاع دونوں ذلیل ہوں۔

O...O...O

قصہ نمبر ۳

خانہ کعبہ میں قبولِ اسلام کا اعلان فرمانا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہمارا دین برحق ہے اور مشرکین باطل ہیں تو پھر ہم اس دین کو پوشیدہ رکھ کر کیوں عبادت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے، ربِ کعبہ کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اسلام قبول کرنے سے پہلے میں کفریہ مجالس میں بھی اعلانیہ شرکت کرتا تھا اب میں دین اسلام کی محافل کا بھی خوب چرچا کروں گا اور دیکھوں گا کہ کس میں اتنی جرأت ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف گندی نظروں سے دیکھ سکے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ تشریف لے گئے اور مشرکین مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جو مجھے جانتا ہے اسے خوب معلوم ہے اور جو مجھے نہیں جانتا اسے معلوم ہونا چاہئے کہ میں عمر (رضی اللہ عنہ) بن خطاب ہوں۔ میں نے اسلام قبول کرلیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اختیار کرلی ہے میں تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی دعوت دیتا ہوں اگر تم نے اس دعوت کو قبول کرنے میں سستی دکھائی تو جلد میری تلوار تمہاری گردنوں پر ہوگی۔
پھر آپ رضی اللہ عنہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد جاری رکھا۔

O.......O.......O

واقعہ نمبر ۴

قبولِ اسلام کے بعد تبلیغ اسلام میں آسانی ہو گئی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو اسلام کھل کر سامنے آ گیا اور اس کی اعلانیہ دعوت دی جانے لگی۔ ہم خانہ کعبہ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھنا شروع ہو گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے لگے اور زیادتی کرنے والوں سے سختی سے پیش آنا شروع ہو گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے بعد ایک روز حضور نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی ادائیگی کے لئے خانہ کعبہ تشریف لے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، بائیں جانب حضرت سیّدنا حمزہ، سامنے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ اور سب سے آگے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پہرے میں خانہ کعبہ پہنچے اور نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام سے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خانہ کعبہ میں نماز کی ادائیگی کو دیکھ کر مشرکین مکہ آگ بگولا ہو گئے مگر حضرت سیّدنا حمزہ ور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے رعب و دبدبہ کی وجہ سے وہ کچھ نہ کر سکے۔

O.....O.....O

واقعہ نمبر ۵

اعلانیہ ہجرت فرمائی

حضور نبی کریم ﷺ کی جانب سے جب مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی اجازت دی گئی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واحد شخص تھے جنہوں نے اعلانیہ ہجرت کی تھی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں سوائے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جس نے اعلانیہ ہجرت کی ہو۔ آپ رضی اللہ عنہ ہجرت سے پہلے خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور تلوار نیام سے نکال لی۔ پھر بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر سردارانِ قریش کے پاس گئے اور ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اپنی شکل خراب کرانا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی ماں کو بے اولاد کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی اولاد کو یتیم کرنا چاہے، تم میں سے کوئی ہے جو اپنی بیوی کو بیوہ کرنا چاہے اگر کسی کا ارادہ ہے تو وہ میرے مقابلے میں آئے۔"

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قریش کے تمام سردار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی تقریر سن کر گھبرا گئے اور کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ

آپ رضی اللہ عنہ کا راستہ روکتا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے قبل قبا میں قیام کیا جہاں آپ رضی اللہ عنہ کے خاندان کے وہ لوگ جو مسلمان ہو چکے تھے وہ آپ رضی اللہ عنہ سے آن ملے اور پھر آپ رضی اللہ عنہ ان سب کے ہمراہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ آمد کے بعد مہاجرین اور انصار میں اخوت اور بھائی چارہ کا رشتہ قائم کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا رشتہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے قائم کیا گیا جو کہ قبیلہ بنی سالم کے معزز رئیسوں میں شمار ہوتے تھے۔

O.....O.....O

واقعہ نمبر ٦

اذان کی ابتداء آپ رضی اللہ عنہ کے خواب سے ہوئی

مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کے بعد اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ کوئی ایسی علامت مقرر کی جائے جس سے لوگوں کو نماز کے وقت کا پتہ چل جائے چنانچہ ایک تجویز حضور نبی کریم ﷺ کو یہ دی گئی کہ نماز سے پہلے بگل بجایا جائے مگر حضور نبی کریم ﷺ نے اس طریقہ سے انکار کر دیا کیونکہ یہ طریقہ یہود کا تھا۔ ایک تجویز یہ دی گئی کہ آگ جلائی جائے جس سے پتہ چل جائے نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو بھی رد کر دیا کیونکہ یہ مجوسیوں کا طریقہ تھا۔ ایک تجویز یہ دی گئی کہ ناقوس بجا کر نماز کا اعلان کیا جائے مگر حضور نبی کریم ﷺ نے یہ طریقہ بھی رد کر دیا کیونکہ ناقوس بجانے کا طریقہ عیسائیوں کی عبادت گاہوں میں رائج تھا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اس محفل میں موجود تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے خواب سے آگاہ کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے گزشتہ رات خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ نماز کے لئے اذان کہو۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خواب کے بعد اپنے خواب کا ذکر کیا جس میں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے دو سبز

چادریں پہن رکھی تھیں اور اس نے اذان کے کلمات انہیں سکھائے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس تجویز کو پسند کیا اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا وہ اذان کے کلمات حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائیں۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اذان کے کلمات سیکھنے کے بعد پہلی مرتبہ اذان دی اور یوں نماز سے پہلے باقاعدہ اذان دینے کا طریقہ رائج ہوا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اذان کی آواز سن کر حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! یہ وہی کلمات ہیں جو مجھے خواب میں سنائی دیئے تھے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بتائے ہوئے کلمات کی تصدیق کی۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''مجھے وحی کے ذریعے پہلے ہی یہ کلمات بتا دیئے گئے تھے مگر میں اس کی تصدیق اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے چاہتا تھا۔''

O.....O.....O

واقعہ نمبر ۷

عمر رضی اللہ عنہ کی مثال نوح اور موسیٰ علیہم السلام کی سی ہے

حق و باطل کی اس لڑائی میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کردار نمایاں رہا۔ جنگ بدر کی تمام تر جنگی حکمت عملی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشوروں سے طے کی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرفتار شدہ مشرکین کے ساتھ سلوک کے بارے میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین سے مشورہ کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

> ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریش مکہ کے جو جنگی قیدی ہیں ان میں سے اکثریت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لوگوں کی ہے میری رائے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مناسب فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دیں اور جو فدیہ ہمیں ملے اس سے مسلمانوں کی مالی حالت بہتر کرنے میں مدد ملے اور ہم فوجی مصارف کو بھی پورا کر سکیں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں اپنی رائے یوں دی۔

> ''اللہ کی قسم! میری رائے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ والی نہیں۔ میری رائے میں ہر ایک کا سر قلم کر دینا چاہیے تاکہ کفارِ مکہ جان جائیں ہمارے دل میں ان کے لئے کوئی نرم گوشہ نہیں

اس طرح وہ ہماری سختی دیکھیں گے تو ان کی کمر ٹوٹ جائے گی۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو خیمے کے اندر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد تشریف لائے اور فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ بعض کے دل نرم کر دیتا ہے تو وہ دودھ سے بھی زیادہ نرم ہو جاتے ہیں اور بعض کے دل سخت کر دیتا ہے تو وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتے ہیں۔ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مثال ابراہیم علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ جو میری بات مان لے وہ میرے ساتھ ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو اس کی مغفرت فرما اور تو رحم کرنے والا ہے۔ اور ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال عیسیٰ علیہ السلام جیسی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ انہیں عذاب دے تو حق ہے کہ یہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں بخش دے تو تیرا اختیار ہے کہ تو غالب و حکیم ہے اور اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تمہاری مثال نوح علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں کہ زمین پر کسی کافر کو نہ رہنے دے اور عمر (رضی اللہ عنہ) تمہاری مثال موسیٰ علیہ السلام کی سی ہے جو بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتے ہیں ان کے مال تباہ کر دے ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ دردناک عذاب دیکھے بغیر ماننے والے نہیں ہیں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے پر متعدد کفار فدیہ لے کر آزاد کر دیئے۔

○.....○.....○

واقعہ نمبر ۸

ہمارے مقتولین جنتی اور تمہارے مقتولین جہنمی ہیں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ غزوۂ احد میں حضور نبی کریم ﷺ کے شانہ بشانہ شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ جب احد پہاڑ کی جانب تعینات دستہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے برعکس جگہ چھوڑ دی اور خالد بن ولید نے پشت سے حملہ کر کے مسلمانوں کی کمر توڑ دی اور حضور نبی کریم ﷺ کے شہید ہونے کی خبر مشہور ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ جوش میں آ گئے اور کفار کے قتال میں اور زیادہ جوش سے مشغول ہو گئے۔ اس دوران جب خبر ملی کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حضور نبی کریم ﷺ کو لے کر ایک محفوظ مقام پر منتقل ہو گئے۔ اس دوران ابوسفیان نے اونچی آواز میں کہا اے گروہِ محمد (ﷺ)! کیا تم میں محمد (ﷺ) ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا حکم دیا۔ کچھ دیر بعد کوئی جواب نہ پا کر ابوسفیان نے پھر اونچی آواز میں پکارا اے گروہِ محمد (ﷺ)! کیا تم میں ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں؟ اس مرتبہ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ ابوسفیان کچھ دیر بعد پھر چلایا ضرور یہ لوگ مارے گئے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہرزہ رسائی سن کر پکارا۔

''اے دشمن خدا! ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہیں۔

ابوسفیان نے یہ سن کر پکارا ہبل بلند ہو۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے پکارا۔

''اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے۔''

ابوسفیان نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا جواب سن کر کہا کہ معرکہ احد، معرکہ بدر کے برابر ہو گئی یعنی ہم نے بدر کا بدلہ لے لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر پکارا۔

''نہیں ابوسفیان! یہ برابری نہیں کیونکہ ہمارے مقتولین جنت میں ہیں اور تمہارے مقتولین جہنم میں ہیں۔''

ابوسفیان نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھوڑا دوڑاتے ہوئے بھاگ گئے۔

O......O......O

واقعہ نمبر ۹

صلح حدیبیہ میں بطورِ گواہ دستخط کئے

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی نہیں؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عمر (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔"

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

"کیا ہم حق پر اور کفار پر باطل پر نہیں؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"بے شک ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر ہیں۔"

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

"پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملے میں ہم پر یہ ذلت کیوں گوارا کی؟"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا وہ میری مدد ضرور فرمائے گا۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نہیں فرماتے ہم بیت اللہ کا طواف کریں گے؟''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''کیا میں نے تمہیں یہ کہا تھا کہ ہم اس سال طواف کریں گے۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

''انشاء اللہ تم ضرور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گیا اور ان سے وہی سوال پوچھے جو میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے پوچھے تھے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

''عمر (رضی اللہ عنہ)! یاد رکھو! حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تم بھی ان کا دامن پکڑے رکھو اللہ کی قسم! حضور نبی کریم ﷺ حق پر ہیں۔''

معاہدہ حدیبیہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی بطور گواہ دستخط کیے۔

O.....O.....O

واقعہ نمبر ۱۰

غزوۂ حنین میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم وادیٔ حنین کی جانب روانہ ہوئے اور دشمن جو پہلے سے ہی وادی کی گھاٹیوں میں گھات لگائے بیٹھا تھا اس نے ہم پر حملہ کر دیا اور ہم شکست کھا کر یوں بکھرے کہ واپس پلٹتے نہیں تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا کہ کہاں جاتے ہو میری جانب آؤ میں اللہ کا رسول ہوں میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبداللہ ہوں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پکار کا بھی کچھ اثر نہ ہوا اور ہر کوئی بھاگے جا رہا تھا۔ اس موقع پر مہاجرین اور انصار کے کچھ لوگ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے افراد کے علاوہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم ثابت قدم رہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے افراد میں سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدنا عباس، حضرت سیّدنا فضل بن عباس، حضرت اسامہ بن زید، حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہم شامل تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت داری

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، رشتہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خسر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں جب میری بہن ام حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد بیوہ ہوئیں تو والد بزرگوار حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہارا نکاح حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کر دوں۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا کہ مجھے اس معاملہ میں غور کرنے دو۔ جب کچھ دن گزرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں دریافت کیا تو انہوں نے انکار کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ والد بزرگوار نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس انکار کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس معاملے میں بات کی اور انہیں کہا کہ اگر وہ چاہیں تو میں ان کا نکاح اپنی بیٹی حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے کروا دوں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور تمام ماجرا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش گزار کرتے ہوئے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عمر (رضی اللہ عنہ)! تم فکر مند نہ ہو حفصہ (رضی اللہ عنہا)، عثمان (رضی اللہ عنہ) سے بہتر آدمی سے نکاح کرے گی اور عثمان (رضی اللہ عنہ)، حفصہ (رضی اللہ عنہا) سے بہتر عورت سے نکاح کرے گا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد میری بہن کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے ہوا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت ام حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کرنے کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کیا تھا جس کی وجہ سے میں نے تمہیں انکار کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اس لئے تمہیں اس بارے میں نہ بتایا جب تک ام حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہو گیا۔ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ کرتے تو پھر میں ضرور ان سے نکاح کر لیتا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری وصال

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو لوگ ہجوم کی صورت جمع ہوئے اور رونے کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ فرشتوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں لپیٹ دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے متعلق لوگوں میں اختلاف ہو گیا۔ بعض نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کو جھٹلا دیا، بعض گونگے ہو گئے اور طویل مدت کے بعد بولنا شروع کیا، بعض لوگوں کی حالت خراب ہو گئی اور وہ بے معنی باتیں کرنے لگے، بعض حواس باختہ ہو گئے اور بعض غم سے نڈھال ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کا انکار کر دیا تھا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غم سے نڈھال ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جو گونگے ہو کر رہ گئے تھے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار میان سے نکال لی اور اعلان کیا اگر کسی نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح چالیس دن کے لئے اپنی قوم سے پوشیدہ ہو گئے ہیں اور چالیس دن بعد واپس لوٹ آئیں گے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو اس وقت بنی حارث بن خزرج میں

موجود تھے انہیں جب حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کی خبر ملی تو فوراً تشریف لائے اور حضور نبی کریم ﷺ کے ماتھے کا بوسہ لیا اور عرض کیا۔

”یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو دوبارہ موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ ﷺ وصال فرما گئے۔“

پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس باہر تشریف لائے اور فرمایا۔

”اے لوگو! جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یاد رکھے محمد ﷺ وصال فرما گئے اور جو محمد ﷺ کے رب کی عبادت کرتا تھا تو جان لے وہ زندہ اور کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی کئی رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ وصال فرما جائیں یا شہید ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔“

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی تو معلوم ہوتا تھا کہ ہم میں سے کوئی پہلے اس آیت کو جانتا نہ تھا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے منہ سے یہ آیت سنی تو مجھے یقین ہوا کہ واقعی حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا ہے۔

قصہ نمبر ۱۲

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے پہلے بیعت کی

مدینہ منورہ میں منافقین کا ایک گروہ جو بظاہر مسلمان تھا مگر حقیقت میں دین اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف تھا اور اسلام دشمنی کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا اس گروہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جانشینی کا فتنہ کھڑا کر دیا۔ سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار جمع ہو گئے اور انہوں نے جانشینی کا دعویٰ کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم کو ہمراہ لیا اور وہاں پہنچے۔

دورانِ گفتگو انصار نے مطالبہ کیا کہ ایک امیر ہمارا ہوگا اور ایک تمہارا ہوگا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ معاملہ فہم تھے اور آپ رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ یہی مطالبہ مہاجرین بھی کر سکتے ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ایک وقت میں دو امیر ہوں اس طرح امور میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور امت کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس سے فتنہ و فساد شروع ہو جائے گا اور سنتیں ترک ہو جائیں گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تجویز دی امراء ہماری جماعت میں سے ہوں گے اور وزراء تمہاری جماعت میں سے ہوں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ذیل کا خطبہ دیا:

"ہمیں تمہارے فضائل ومناقب سے ہرگز انکار نہیں ہے لیکن قریش اور عرب کے دیگر قبائل کبھی تمہاری خلافت کو تسلیم نہیں کریں گے پھر مہاجرین اسلام میں سبقت لے جانے والے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاندانی تعلق رکھنے کی وجہ سے اس کے زیادہ مستحق ہیں یہاں عمر (رضی اللہ عنہ) اور ابوعبیدہ (رضی اللہ عنہ) موجود ہیں تم ان میں سے جس کے ہاتھ پر چاہو بیعت کرلو۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا کلام سنا تو آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا آپ رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی نہیں ہے اور آپ رضی اللہ عنہ ہمارے سردار اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح جانشین ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ آپ رضی اللہ عنہ کو عزیز رکھا اور آپ رضی اللہ عنہ کی رائے کو فوقیت دی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بیعت کے ساتھ ہی تمام مخلوق حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دست حق پر بیعت کے لئے ٹوٹ پڑی۔ پھر دوسرے دن مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں عام بیعت ہوئی اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوہ افروز ہوئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۴

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وظیفہ مقرر کرنے کی سفارش

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد کسی قسم کا کوئی وظیفہ یا تنخواہ نہ لیتے تھے بلکہ خلیفہ بننے سے قبل کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی اپنی گزر بسر کے لئے اسی پیشے کو اختیار کئے رکھا اور ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کپڑا کندھے پر اٹھائے مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہے تھے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم سے ملاقات ہو گئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بازار تجارت کے لئے جا رہا ہوں تاکہ اپنے اہل و عیال کے کھانے کا بندوبست کرسکوں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے معاملات کے نگہبان ہیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہ اپنے لئے کچھ وظیفہ بیت المال سے مقرر فرما لیں تاکہ آپ رضی اللہ عنہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیٹھ کر لوگوں کے معاملات احسن انداز میں نبٹا سکیں پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر اکابرین کی مشاورت سے آپ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ تین سو درہم ماہوار مقرر کر دیا گیا۔

○......○......○

قصہ نمبر ۱۵

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو معاف فرما دیا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت پشیمانی کی حالت میں آئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے پریشانی کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درمیان جھگڑا ہوگیا اور میں نے ان کو برا بھلا کہہ دیا۔ بعد میں جب ان سے معافی مانگی تو انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

"الٰہی! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی مغفرت فرما۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے یہ کلمہ تین مرتبہ ادا کیا۔

کچھ دیر بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا اور تم لوگوں نے مجھے جھوٹا بتایا یہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) ہی تھے جنہوں نے میری تصدیق کی اور اپنی جان و مال سے میری غمخواری کی کیا اب تم میرے لئے میرے ساتھی کو نہ چھوڑو گے؟"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ کلام سنا تو رو دیئے اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فوراً معاف فرما دیا۔

O....O....O

قصہ نمبر ۱۶

عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جا رہا تھا کہ راستے میں ایک نوجوان آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ اس نوجوان نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بڑا ہی نیک شخص ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس نوجوان کے پیچھے گیا اور اس سے کہا کہ وہ میرے حق میں دعائے خیر کرے۔ اس نوجوان نے کہا آپ رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل رہی ہے میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے کیسے دعا کر سکتا ہوں؟

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان سے کہا کہ تمہارے بارے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ابھی کہا ہے کہ یہ شخص بڑا نیک ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا گیا ہے۔

قصہ نمبر ۱۷

آپ رضی اللہ عنہ کا جنتی محل

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں اپنے خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں خواب کی حالت میں جنت کا مشاہدہ کر رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے باہر وضو کر رہی ہے، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ محل عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی اس لئے میں وہیں سے لوٹ آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی بات سنی تو رو پڑے اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ ﷺ سے غیرت کروں گا؟''

O......O......O

قصہ نمبر ۱۸

تدوین قرآن کا مشورہ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد کو میرے پاس بھیجا۔ قاصد نے پیغام دیا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جنگ کے دوران بے شمار حفاظ کرام شہید ہو گئے ہیں اور اگر اسی طرح حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن مجید کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے ان کا مشورہ ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن مجید کو جمع کریں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں وہ کام ہرگز نہ کروں گا جو میرے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کشادہ کیا اور ان کی رائے بھی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی ہو گئی۔ اس لئے انہوں نے آپ (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ) کے ذمہ لگایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جوان ہیں اور کاتب وحی بھی ہیں اس لئے قرآن مجید کو جمع کریں۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو میں اسے قرآن مجید کو جمع کرنے سے زیادہ آسان سمجھتا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا کہ یہ کار خیر ہے اور تم

اسے انجام دو گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بھی میری رائے بھی آپ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی کر دی اور میں نے کھجور کے پتوں، شانہ کی چوڑی ہڈیوں، چمڑے کے اوراق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں سے قرآن مجید کو اکٹھا کیا اور ایک صحیفہ کی صورت میں مرتب کیا۔ یہ صحیفہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس محفوظ رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد وہ نسخہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کی شہادت کے بعد یہ نسخہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور انہوں نے اس کی مختلف نقول کروا کر انہیں مختلف علاقوں میں روانہ کیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱۹

کسی چیز کے لئے دست دراز نہ ہوں گا

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ عطیہ بھیجا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے واپس کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے مال کو واپس کیوں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم میں سے ہر ایک کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ کسی سے کوئی چیز نہ لیں؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات میں نے سوال کرنے کو کہی تھی لیکن جو کچھ بلا سوال کے ملے وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میری جان ہے میں کبھی کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا اور جب کبھی کوئی چیز میرے پاس بغیر مانگے آئے گی میں اسے ضرور لے لوں گا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۰

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک بوڑھی نابینا عورت مدینہ منورہ کے نواح میں رہتی تھی۔ وہ بوڑھی نابینا عورت اس قدر کمزور تھی کہ گھر کے معمولی کام کاج بھی نہ کرسکتی تھی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب اس بوڑھی نابینا عورت کے بارے میں معلوم ہوا تو انہوں نے سوچا کہ وہ جا کر اس بوڑھی نابینا عورت کے گھر کا کام کاج کر آئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس بڑھیا کے گھر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی ہوئی تھی، گھر میں پانی بھی بھرا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی نابینا عورت سے دریافت کیا تو اس نے کہا مجھے معلوم نہیں کوئی شخص صبح سویرے آتا ہے اور میرے گھر کی صفائی کرتا ہے۔ پانی بھرتا ہے اور مجھے کھانا کھلا کر چلا جاتا ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس نابینا بڑھیا کی بات سننے کے بعد ارادہ کیا کہ وہ اگلے روز علی الصبح آئیں گے اور دیکھیں گے کہ وہ کون شخص ہے جو اس نابینا بڑھیا کے گھر کے کام کاج کرتا ہے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اگلے روز نمازِ فجر کے بعد آئے تو وہ شخص اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی اور پانی بھر کے جا چکا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ

نے ارادہ کیا کہ اب میں اگلے روز نمازِ فجر سے بھی پہلے آؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ شخص کون ہے؟

اگلے روز حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نمازِ فجر سے قبل اس نابینا بڑھیا کے گھر آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس نابینا بڑھیا کے گھر کی صفائی کر رہے ہیں۔ صفائی کرنے کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پانی بھرا اور پھر اس نابینا بڑھیا کو کھانا کھلایا اور چلے گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا۔

''اللہ کی قسم! ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے سبقت لے جانا ممکن نہیں۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۱

بغض رکھنے والوں پر فرشتوں کی لعنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"پہلے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ہیں جو اس شخص کے لئے بخشش کی دعا کرتے ہیں جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے اور دوسرے آسمان پر اسی ہزار فرشتے ایسے ہیں جو اس شخص پر لعنت بھیجتے ہیں جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے بغض رکھتا ہے۔"

O....O....O

قصہ نمبر ۲۲

امت کی نجات کا ذریعہ

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہا۔

"اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ رضی اللہ عنہ کو حیرانگی نہیں کہ میرا گزر عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس سے ہوا اور میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔"

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس تمہارے بھائی عمر (رضی اللہ عنہ) آئے اور تم نے انہیں ان کے سلام کا جواب نہیں دیا تمہیں ایسا کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا نہیں کیا۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے ایسا ہی کیا ہے اور تم نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا کہ مجھے آپ رضی اللہ عنہ کے گزرنے کی ہر گز خبر نہ ہوئی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سلام کیا ہے۔ حضرت

سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تم نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے متعلق میرا یہی خیال تھا کہ تم کسی سوچ میں گم تھے جس کی وجہ سے تم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کے سلام کا جواب نہیں دیا۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر فرمایا۔

''امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی وجہ سے پریشان ہوں اور اس سوچ میں گم تھا اس امت کی نجات کے بارے میں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ پوچھ سکا؟ اور یہی بات میں سوچ رہا تھا جس کی وجہ سے مجھے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے گزرنے اور ان کے سلام کرنے کے متعلق کچھ خبر نہ ہوئی۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کرلیا جو کلمہ میں نے اپنے چچا کو پیش کیا تو اور انہوں نے اسے رد کردیا پس وہی کلمہ میری امت کی نجات کا ذریعہ ہے۔''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ وہ کلمہ کون سا ہے؟ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ گواہی دینا اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۳

خلیفہ مقرر کیا جانا

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اختیار دیتا ہوں کہ تم اپنے لئے خلیفہ چن لو۔ لوگوں نے کہا ہمیں اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی رائے پر اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قدرے خاموش رہنے کے بعد فرمایا میرے نزدیک عمر (رضی اللہ عنہ) سے بہتر کوئی نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت فرمایا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر عمر (رضی اللہ عنہ) کو جانتے ہیں۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جتنی میری معلومات ہیں عمر (رضی اللہ عنہ) کا باطن اس کے ظاہر سے زیادہ بہتر ہے اور ہم میں اس وقت ان جیسا کوئی نہیں۔ اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیگر احباب سے مشورہ کیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت کے لئے نامزد کر دیا اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تم تحریر کرو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) بن ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے عمر ابن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ نامزد کیا۔

قصہ نمبر ۲۴

خلافت کے متعلق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور میں اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اس دوران کوئی آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ خلافت اس کے لئے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے۔ میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد خلافت اس کے لئے ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ دروازہ پر موجود تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے انس (رضی اللہ عنہ)! دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو کہ عمر (رضی اللہ عنہ) کے بعد وہ خلیفہ ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھولا تو حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی اور بتایا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوں گے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۵

امر خلافت کا خوف

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے سانس لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہ کی پسلیاں ہٹ گئی ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ کا یہ سانس کسی شر کے خوف سے نکلا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! شر کی وجہ سے، میں نہیں جانتا کہ کس طرح اپنے بعد اس امر (خلافت) کس کے سپرد کر کے جاؤں۔ پھر فرمایا شاید تم اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتے ہو؟ میں نے کہا بیشک وہ اپنی سبقت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے اس کے اہل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک وہ ایسے ہی ہیں لیکن وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان میں مزاح کی عادت ہے، یہ امر اس کے لئے ہے جو قوی ہو مگر اس میں اکڑ نہ ہو، نرم ہو مگر اس میں کمزوری نہ ہو، سخی ہو مگر فضول خرچ نہ ہو، مال روکنے والا ہو مگر بخیل نہ ہو۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ تمام اوصاف بیک وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں موجود تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۶

خلیفہ اور بادشاہ کا فرق

حضرت سفیان بن ابی عوجا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نہیں جانتا کہ میں خلیفہ ہوں یا بادشاہ؟ محفل میں سے ایک شخص نے اٹھ کر کہا کہ امیر المومنین! خلیفہ اور بادشاہ میں بہت فرق ہے، خلیفہ بجز حق کے کچھ نہیں لیتا اور جو کچھ لیتا ہے اسے سوائے حق کے کہیں خرچ نہیں کرتا اور آپ رضی اللہ عنہ الحمدللہ خلیفہ ہیں، بادشاہ تو عوام پر ظلم ڈھاتے ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا اگر آپ رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی زمین سے ایک درہم یا اس سے کم و بیش وصول کیا پھر اس کو غیر حق میں استعمال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ بادشاہ ہیں خلیفہ نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۷

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لئے فکرمند ہونا

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب ملک شام میں طاعون کی وبا کے متعلق سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے تمہاری کچھ ضرورت درپیش ہے اس لئے تم میرا خط ملتے ہی فوراً واپس چلے آؤ۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب خط پڑھا تو جواباً آپ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کی ضرورت سمجھ چکا ہوں اس وقت میں اپنے لشکر میں موجود ہوں اور میں خود کو لشکر پر ترجیح نہیں دینا چاہتا، آپ رضی اللہ عنہ اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں۔ میرا خط آپ رضی اللہ عنہ کو ملے تو میری معذرت قبول فرمالیں اور مجھے میرے لشکر میں رہنے دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب خط ملا تو آپ رضی اللہ عنہ رو دیئے۔ حاضرین محفل نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! گویا کہ وہ قریب ہی ہیں۔

○...○...○

قصہ نمبر ۲۸

بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آنا

حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بنی اسدی کو کسی عمل پر عامل بنایا۔ وہ اسدی آیا اور آپ رضی اللہ عنہ اس سے عہد لینے لگے کہ اس دوران ایک بچہ آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچے کو گود میں اٹھا لیا اور اس کا بوسہ لیا۔ اس اسدی نے یہ دیکھ کر کہا امیر المومنین! اللہ کی قسم میں نے تو کبھی کسی بچے کا بوسہ نہیں لیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اسدی کی بات سن کر فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم تو لوگوں میں سب سے زیادہ قلیل الرحم ہے اس لئے میں تجھے اپنا دیا ہوا عہدہ واپس لیتا ہوں۔

O...O...O

قصہ نمبر ۲۹

کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیچی جائے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔

"اے بریدہ (رضی اللہ عنہ)! جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ بچہ کیوں رو رہا ہے؟"

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں باہر آیا اور آ کر آپ رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا کہ قریش کی ایک جاریہ ہے جس کی ماں بیچی جا رہی ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسی وقت مہاجرین اور انصار کو بلایا۔ کچھ ہی دیر میں تمام لوگ اکٹھے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے بعد فرمایا۔

"اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے، جو چیز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اس میں قطع رحم کا بھی ذکر ہے۔"

لوگوں نے کہا ہمیں علم نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سورۂ محمد کی آیت تلاوت فرمائی جس کا مفہوم ہے کہ

"اگر تم کنارہ کش ہو گئے تو یہ احتمال ہے کہ تم دنیا میں فساد مچاؤ

گے اور قطع تعلقی کرو گے۔"

پھر فرمایا۔

"اس سے بڑھ کر کوئی قطع رحمی نہیں کہ ایک آدمی کی ماں تم میں سے بیچی جا رہی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو بہت وسعت دے رکھی ہے۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فتویٰ جاری کر دیا کسی آزاد شخص کی ماں نہ بیچی جائے گی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۰

زمین وقف کردی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں خیبر کے فتح ہونے کے بعد والد بزرگوار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایک قطعہ زمین ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے زمین کا ایک قطعہ ملا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کرتا ہوں کہ میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کے مالک رہو اور اس کے منافع کو صدقہ کردو چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اصل زمین نہ فروخت کی جائے گی، نہ ہبہ کی جائے گی اور نہ اس کا کوئی وارث ہوگا۔ یہ زمین فقراء اور رشتہ داروں اور غلاموں کے آزاد کرنے کے لئے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے ہے، اس زمین کے والی پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ اس میں شرعی لحاظ کے مطابق کھائے یا کسی دوست کو کھلائے اور اس سے دولت حاصل کرنے کی نیت نہ کرے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۳۱

خوفِ آخرت

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ رات کو گشت کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ عنہ کا گزر ایک جگہ سے ہوا جہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو روتے ہوئے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان بچوں کی ماں سے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس عورت نے کہا یہ بھوک سے روتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو اس ہانڈی میں کیا ہے جو تو نے چولہے پر چڑھا رکھی ہے؟ اس عورت نے کہا گھر میں پکانے کو کچھ نہیں اور میں نے بچوں کو تسلی دینے کی خاطر ہانڈی میں پانی ڈال کر اسے چولہے پر چڑھا رکھا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس عورت کی بات سن کر رو دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی وقت دارِ صدقہ میں گئے اور وہاں سے آٹا، گھی، کھانے کا سامان، کھجوریں، کپڑے اور درہم ایک تھیلے میں ڈالے اور مجھ سے کہا کہ اے اسلم (رضی اللہ عنہ)! یہ تھیلا مجھ پر لاد دو۔ میں نے عرض کیا امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ یہ تھیلا میرے کندھے پر رکھ دیں میں اس تھیلے کو اس عورت کے گھر پہنچا دیتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے میں ہی لے کر جاؤں گا کیونکہ اس عورت کے متعلق آخرت میں مجھ سے سوال کیا جائے گا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے وہ تھیلا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر لاد دیا اور وہ اس تھیلے کو لے کر اس عورت کے گھر چلے گئے۔ آپ

رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے گھر جانے کے بعد وہ سامان اتارا اور اپنے ہاتھوں سے خود کھانا تیار کر کے اس عورت کے بچوں کو کھلایا۔ جب ان بچوں کا پیٹ بھر گیا تو آپ رضی اللہ عنہ اس عورت کے مکان سے نکلے اور اس عورت کے مکان کے باہر یوں بیٹھ گئے جیسے کوئی درندہ بیٹھتا ہے۔ اس دوران میں آپ رضی اللہ عنہ سے بات کرنے میں خوف محسوس کر رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کچھ دیر اس عورت کے مکان کے باہر بیٹھے رہے یہاں تک کہ اس عورت کے بچے ہنسنے کھیلنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے اسلم (رضی اللہ عنہ)! تجھے پتہ ہے میں اس عورت کے مکان کے باہر کیوں بیٹھا؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جب پہلے دیکھا تو یہ بچے رو رہے تھے اور اب جب میں نے انہیں کھانا کھلا دیا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں اس وقت تک اس مکان سے نہ جاؤں گا جب تک میں ان بچوں کو ہنستا ہوا نہ دیکھ لوں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کو ترجیح دیا

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ وہ صبح ان کے پاس آئیں۔ حضرت شفاء بنت عبداللہ عدویہ رضی اللہ عنہا آئیں تو حضرت عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص رضی اللہ عنہا اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دو یمنی چادریں منگوائیں جن میں سے قیمتی چادر انہوں نے حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کو دے دی اور کم درجہ چادر حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو دی۔ حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے اسلام لانے میں عاتکہ (رضی اللہ عنہا) سے جلدی کی اور میں تمہاری چچیری بہن بھی ہوں، تم نے میرے پاس آدمی بھیجا جبکہ عاتکہ (رضی اللہ عنہا) تمہارے پاس خود چل کر آئی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ چادر میں نے تمہارے لئے ہی رکھی تھی لیکن جب تم دونوں جمع ہو گئیں تو مجھے یاد آیا حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا تمہاری نسبت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہیں اس لئے میں نے اپنی قرابت پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کو ترجیح دیا۔

O...O...O

قصہ نمبر ۳۲

خدمت خلق

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار گیا۔ بازار میں ایک نوجوان عورت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملی۔ اس نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا امیر المومنین! میرا شوہر وفات پا چکا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا ہے، خدا کی قسم! مجھے ان کے لئے بکری کے پائے تک پکانے کو میسر نہیں، نہ ہی ان کے لئے کھیتی باڑی کرنے کو کوئی زمین ہے، ان کے لئے دودھ کا جانور نہیں، مجھے خوف ہے کہ کہیں یہ اس قحط کا شکار نہ ہو جائیں، میں حفاف رضی اللہ عنہ بن ایماء غفاری کی بیٹی ہوں اور میرے باپ صلح حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے فرمایا کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ قریب کا ہی نسب نکل آیا اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور اپنے اونٹ پر دو بڑے بڑے تھیلے کھانے سے بھرے لادے اور ان دونوں کے بیچ میں سامانِ خرچ اور کپڑا رکھا۔ پھر اس عورت کی جانب گئے اور اس اونٹ کی نکیل اس کے ہاتھ میں پکڑا دی اور فرمایا کہ

"اسے لے لو اور اسے کھینچ کر لے جاؤ یہاں تک کہ اللہ پاک اور مال عطا فرمائے گا۔"

ایک آدمی نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بہت دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اللہ تیری ماں گم کرے اس کا باپ حدیبیہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، اللہ کی قسم میں نے اس کے بھائی اور باپ کو دیکھا ہے جنہوں نے ایک عرصہ تک قلعہ کا محاصرہ کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب فرمائی اور ہمارے حصے بہت سا مالِ غنیمت آیا۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۳۴

کاشانہ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقدم رکھنا

حضرت محمد بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس یمن سے دو چادریں آئیں۔ لوگوں نے وہ چادریں آپ رضی اللہ عنہ کو پہنا دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ وہ چادریں پہن کر منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس دوران دیکھا کہ حضرت سیدنا امام حسن اور حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اپنی والدہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور ان کے کندھوں پر اس وقت کچھ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے اس بات پر رونا آ رہا ہے کہ میرے پاس دو چادریں ہیں جبکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے پاس ایک بھی چادر نہیں۔ میرے پاس جو چادریں ہیں وہ ان کے لئے بڑی ہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے یمن خط لکھا اور دو چادریں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے لئے منگوائیں۔ جب دونوں چادریں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے خود حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے پاس جا کر انہیں وہ دونوں چادریں پہنائیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۵

شان میں گستاخی کرنے والا بندر بن گیا

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہم تین لوگ یمن کی جانب روانہ ہوئے۔ ہمارے ایک ساتھی نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی کی۔ ہم نے اسے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ جب ہم لوگ یمن کے نزدیک پہنچے اور ہم نے نمازِ فجر کے لئے اسے بیدار کیا تو اس نے کہا کہ اس نے خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ فرما رہے تھے۔

"اے فاسق! اللہ نے تجھے ذلیل و خوار کیا اور منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی تیرا چہرہ مسخ ہو جائے گا۔"

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے بعد اس کی شکل بدل گئی اور بالکل بندروں جیسی ہو گئی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۳۶

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی توقیر

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المال میں لوگوں کو مال تقسیم کر رہے تھے کہ کچھ مال بچ گیا۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام کے چچا زندہ ہوتے تو کیا تم لوگ ان کی عزت نہ کرتے؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور دیگر حاضرین نے یک زبان ہو کر کہا ہاں ہم ان کی عزت کرتے۔ حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو کیا میں تمہارے نزدیک اس بچے ہوئے مال کا زیادہ حق دار نہیں کیونکہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں سے پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ بچا ہوا مال حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

O...O...O

قصہ نمبر ۳۷

مال کی شرارت سے پناہِ خداوندی طلب کرنا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین! ہمارے پاس جلولا کے زیوروں میں سے کچھ زیور آئے ہیں اور ان میں چاندی کا ایک برتن بھی ہے اگر آپ رضی اللہ عنہ کو کسی دن فرصت ہو تو انہیں آ کر دیکھ لیجئے گا اور اس کے بارے میں جو چاہیں ہم حکم دیجئے گا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مجھے فارغ دیکھو مجھے اطلاع دے دینا چنانچہ ایک دن حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھا تو کہا کہ آج میں آپ رضی اللہ عنہ کو فارغ دیکھ رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! تم میرے لئے چمڑے کا بستر بچھاؤ میں آ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ بیت المال تشریف لے گئے اور مال کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا۔

> ”اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں فرمایا ہے، اکثر لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں کی ہوتی ہے (مثلاً) عورتیں ہوئیں، بیٹے ہوئے، سونے چاندی کے ڈھیر ہوئے، نمبر لگے ہوئے گھوڑے، مویشی ہوئے، زراعت ہوئی، یہ سب چیزیں دنیوی استعمال کی ہیں اور انجام کار کی خوبی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔“

پھر فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ سورۃ الحدید میں ارشاد فرماتا ہے جو چیز تم سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو اور جو چیز تم کو عطا کی جائے اس پر اتراؤ نہیں اور اللہ تعالیٰ کی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا الٰہی! تو ہم کو ان لوگوں میں کر دے جو اسے حق میں خرچ کریں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی شرارت سے۔

راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) آ گئے، انہوں نے اپنے والد سے کہا کہ ایک انگوٹھی مجھے ہبہ کر دیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی ماں کے پاس جاوہ تجھے ستو پلائے۔

راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو کچھ نہ دیا۔

O...O...O

قصہ نمبر ۳۸

بیت المال سے شہد لوگوں کی اجازت سے لیا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن منبر پر تشریف لائے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی طبیعت ناساز تھی اور حکیم نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہد تجویز کیا تھا۔ اس وقت بیت المال میں شہد کی ایک کپی موجود تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ مجھے اجازت دو تو میں اسے لے لوں ورنہ وہ میرے لئے حرام ہے۔ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو اجازت دے دی جس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے بیت المال سے شہد کی وہ کپی حاصل کی۔

قصہ نمبر ۳۹

بیت المال سے مال لینا گوارا نہ کیا

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تجارت کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی اکثر و بیشتر اپنا تجارتی سامان کسی تجارتی قافلے کے ہاتھ بھیجا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے ملک شام اپنا تجارتی سامان بھیجنے کے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے چار ہزار دینار بطورِ قرض لینے کے لئے ان کے پاس آدمی بھیجا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا کہ انہیں کہو کہ وہ بیت المال سے قرضہ لے لیں اور بعد میں بیت المال کو لوٹا دیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا یہ قول گراں گزرا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ بات کہی تھی۔ پس اگر میں اس مال کے لوٹانے سے پہلے مر جاتا تو تم لوگ کہتے کہ امیر المومنین نے مال لیا تھا اور میں اس مال کے عوض قیامت کے روز پکڑا جاتا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں وہ مال تم سے لیتا کیونکہ اگر میں مر بھی جاتا تو تم وہ مال میرے سے وصول کر لیتے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۰

اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مسلمانوں کے بیت المال کو ہر ماہ میں ایک مرتبہ تقسیم کر دیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر جمعہ تقسیم کیا کرو۔ پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد فرمایا کہ تم بیت المال کو ہر دن میں ایک مرتبہ تقسیم کیا کرو۔ کسی نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیت المال میں سے کچھ مال کو باقی بھی رہنے دیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے اس امر کی دلیل کی تلقین کی اور اس امر کی شرارت سے مجھے بچالیا۔ میں اس کے لئے اسی طرح تیاری کروں گا جس طرح مجھ سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۴۱

آپ رضی اللہ عنہ کی چادر سے آگ بجھ گئی

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک پہاڑ کے غار سے آگ نمودار ہوگئی جس نے دیکھتے ہی دیکھتے آس پاس کی متعدد چیزوں کو جلا کر راکھ کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر دے کر فرمایا کہ تم میری یہ چادر لے جاؤ اور اس آگ کو دکھاؤ۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے وہ چادر لے جا کر اس آگ کو دکھائی تو وہ آگ پھیلنا بند ہوگئی اور کچھ دیر کے بعد بجھ گئی۔

O...O...O

قصہ نمبر ۴۲

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو خبردار کرنا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک لشکر نہاوند پر حملہ آور ہوا۔ اس لشکر کے سپہ سالار حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ نہاوند میں دشمن فوج سے لڑائی میں مصروف تھے کہ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سنائی دی جو آپ رضی اللہ عنہ سے فرما رہے تھے کہ اے ساریہ (رضی اللہ عنہ)! پہاڑ کی طرف پیٹھ پھیر لو۔

حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ پہلے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز سن کر حیران ہوئے کہ وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں لیکن جب انہوں نے اپنی پیٹھ پہاڑ کی جانب پھیری تو وہاں سے دشمن فوج کے ایک لشکر کو حملہ کے لئے تیار کھڑا دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی فوج کو اس جانب متوجہ کیا اور یوں دشمن افواج ایک گھمسان کے رن کے بعد پسپا ہو گئیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۳

دریائے نیل کا پانی جاری ہو گیا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک مرتبہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا۔ مصر کے گورنر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا جبکہ مصر کی زیادہ تر کاشت کا دارومدار دریائے نیل کے پانی پر ہے۔ یہاں کے دستور کے مطابق اگر دریا میں زندہ لڑکی دفن کی جائے تو دریا جاری ہو جاتا ہے۔ اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قاصد کے ہاتھ ایک رقعہ دے کر بھیجا جس میں تحریر تھا کہ اے دریائے نیل! اگر تو خود بخود چلتا ہے تو ہمیں تیری ضرورت نہیں اور اگر تو اللہ عزوجل کے حکم سے چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھر سے جاری ہو جا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قاصد کو حکم دیا کہ وہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہے کہ وہ یہ خط دریائے نیل میں دفن کر دیں۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے وہ خط دریائے نیل میں دفن کر دیا۔ خط دفن کرتے ہی دریائے نیل پھر جاری ہو گیا اور اس کے بعد آج تک کبھی خشک نہیں ہوا۔

O...O...O

قصہ نمبر ٤٤

اہل قبر سے گفتگو کرنا

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایک صالح نوجوان کی قبر سے ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قبر کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے فلاں! اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو شخص اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔"

اس نوجوان نے قبر میں سے جواب دیا۔

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مجھے دونوں جنتیں عطا فرما دیں۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۵

میں تیری پکار پر حاضر ہوں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رومی افواج کے خلاف لڑائی کے لئے لشکر بھیجا۔ لشکر بھیجنے کے کچھ دنوں کے بعد آپ رضی اللہ عنہ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر تشریف فرما تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ نے با آواز بلند کہنا شروع کر دیا۔

''اے شخص میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔''

لوگ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت پر حیران و پریشان تھے کہ انہیں وہ شخص دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ جس کی فریاد کے پکار میں آپ رضی اللہ عنہ جواب دے رہے تھے۔ کچھ دنوں کے بعد جب لشکر واپس آیا تو لشکر کہ سپہ سالار نے اپنی فتوحات کے واقعات آپ رضی اللہ عنہ کو سنانے شروع کر دیئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سپہ سالار سے دریافت کیا کہ فلاں سپاہی کا کیا حال ہے جو مجھے پکار رہا تھا۔ سپہ سالار نے بتایا کہ اس نے اپنی فوج کو دریا کے پار اتارنا چاہا۔ میں نے دریا کی گہرائی دیکھنے کے لئے اس سپاہی کو دریا میں اتروایا۔ چونکہ موسم بہت سرد تھا اور زوردار ہوائیں چل رہی تھیں اس لئے اس کو سردی لگ گئی اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کو با آوازِ بلند پکارنے لگا۔ پھر اس کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سپہ سالار کو غصیلے لہجے میں فرمایا کہ

"تمہیں اسے ایسا حکم نہیں دینا چاہئے تھا اب تمہاری وجہ سے وہ شہید ہوا ہے اس لئے اس کے وارثوں کو خون بہا تم ادا کرو گے اور خبردار آئندہ کبھی ایسی غلطی نہ کرنا"

لوگ اس سپہ سالار کی زبان سے کہ اس کے ایک سپاہی نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پکارا تھا، ساری بات سمجھ گئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کس سے فرما رہے تھے کہ میں تیری پکار پر حاضر ہوں۔

O...O...O

قصہ نمبر ۴۶

غیبی شیروں کا حفاظت فرمانا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لئے شاہِ روم نے اپنا ایک کارندہ بھیجا۔ وہ کارندہ جب مدینہ منورہ آیا تو اسے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ شہر سے باہر کھجوروں کے باغ میں قیلولہ فرمارہے ہیں۔ وہ کارندہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور نیام سے تلوار نکال کر آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ جیسے ہی وہ آگے بڑھا اچانک اس کی جانب دو شیر منہ پھاڑے چنگاڑتے ہوئے آتے بڑھے جس سے وہ ڈر کر چیخنے چلانے لگا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی آواز سن کر بیدار ہو گئے اور اس سے چیخنے چلانے کی وجہ دریافت کی۔ اس شخص نے سارا ماجرا آپ رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے معافی کا طلبگار ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے معاف کر دیا اور اس شخص نے آپ رضی اللہ عنہ کے دست حق پر اسلام قبول کرلیا۔

○...○...○

قصہ نمبر ٤٧

زلزلہ ختم ہو گیا

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ منورہ میں شدید زلزلہ آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زمین پر اپنا درہ مارتے ہوئے با آواز بلند فرمایا۔

"اے زمین! ساکن ہو جا کیا میں تیرے اوپر عدل سے کام نہیں لیتا؟"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا تھا کہ زمین ساکن ہو گئی اور زلزلہ ختم ہو گیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۸

بدبخت کا انجام

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات مدینہ منورہ کے نواح میں ایک نوجوان سے ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس نوجوان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے نہایت گستاخانہ انداز میں کہا: میرا نام جمرہ (چنگاری) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارے باپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا میرے باپ کا نام شہاب (شعلہ) ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تمہارا تعلق کس قبیلہ سے ہے؟ اس نے کہا میرا تعلق حرقہ (آگ) سے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم رہتے کہاں ہو؟ اس نے کہا میرا گھر حرہ (گرمی) میں ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے بے ہودہ جوابات سننے کے بعد فرمایا کہ تم اپنے گھر والوں کا پتہ کرو وہ یقیناً جل کر مر گئے ہوں گے چنانچہ جب وہ بدبخت اپنے گھر گیا تو اس کے گھر کو آگ لگ چکی تھی اور اس کے گھر والے سب جل کر مر چکے تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۹

جنگ قادسیہ میں لشکر اسلام کی فتح پر بہت خوش ہوئے

قادسیہ کے مقام پر جب حق و باطل کا معرکہ شروع ہوا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روزانہ مدینہ منورہ سے باہر نکل جاتے اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے قاصد کا انتظار کرتے۔ جنگ میں فتح ہوتے ہی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک تیز رفتار گھوڑ سوار کو فتح کی خوشخبری سنانے کے لئے مدینہ منورہ روانہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جس گھڑ سوار کو مدینہ منورہ روانہ کیا وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ناواقف تھا۔

گھڑ سوار جس وقت مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہیں پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی جانب سے کسی قاصد کی آمد کی انتظار کر رہے تھے جو انہیں جنگ کی صورتحال سے آگاہ کرتا۔ جس وقت وہ گھڑ سوار دھول اڑاتا ہوا مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے؟ اس نے گھوڑا دوڑاتے ہوئے جواب دیا کہ اسے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے گھوڑے کے ساتھ دوڑتے ہوئے

پوچھا کہ سعد (رضی اللہ عنہ) نے کیا پیغام بھیجا ہے؟ اس گھڑ سوار نے کہا کہ لشکر اسلام کو فتح ہو گئی اور ایرانی فوج شکست کھا کر میدانِ جنگ سے بھاگ گئی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل اس گھڑ سوار کے ساتھ بھاگ رہے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ اس گھڑ سوار کے ساتھ شہر کی حدود میں داخل ہوئے تو لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین کہہ کر مخاطب کیا۔

اس گھڑ سوار نے جب لوگوں کی زبانی سنا تو گھوڑے سے اتر آیا اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے معافی کا طلب گار ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کوئی بات نہیں تم مجھے معرکہ کی تفصیل بتاؤ۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ قادسیہ کے میدان میں مسلمانوں کی فتح سے بے حد خوش تھے کیونکہ یہ کامیابی مسلمانوں کو تین زبردست خونی معرکوں کے بعد ملی تھی۔ جنگ قادسیہ کو عربی زبان میں ''یوم العماس'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۵۰

بیت المقدس کی فتح اور حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کا اذان دینا

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی قیادت میں لشکر اسلام نے بیت المقدس پر چڑھائی کی تو عیسائیوں نے اتنی بڑی تعداد میں لشکر اسلامی دیکھ کر ہتھیار ڈال دیئے اور صلح کی درخواست کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ معاہدہ امن امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ یہاں آکر خود تحریر فرمائیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساری صورتحال حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی جس پر آپ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں حاکم مقرر کر کے خود بیت المقدس روانہ ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے ایک غلام کے ہمراہ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کے ساتھ یہ طے کیا کہ کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوں گے اور وہ پیدل چلے گا اور کچھ راستہ وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور وہ پیدل چلیں گے۔ چنانچہ اس طرح قریہ بہ قریہ سفر کرتا ہوا یہ قافلہ بیت المقدس پہنچ گیا۔ جس وقت یہ دونوں حضرات بیت المقدس میں داخل ہوئے تو اس وقت اونٹ پر غلام سوار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹ کی مہار تھام رکھی تھی۔ عیسائیوں نے سمجھا کہ شاید اونٹ سوار ہی

امیر المومنین ہیں اس لئے انہوں نے بڑی خاطر مدارت کی اور شاندار استقبال کیا۔

اس دوران حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت خالد بن ولید اور حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم آ گئے اور انہوں نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو وہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے لباس پر بے شمار پیوند لگے ہوئے تھے جبکہ ان حضرات نے قیمتی لباس پہن رکھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے انتہائی غضبناک انداز میں ان سے فرمایا کہ تم لوگوں نے اتنی جلدی عجمیوں کی سی صورت بنا لی۔ انہوں نے عرض کیا امیر المومنین! ہمارے ان لباسوں کے نیچے ہتھیار ہیں اور ہم اب بھی عربی اخلاق پر قائم ہیں جس سے آپ رضی اللہ عنہ کو تسلی ہوئی۔

جس وقت حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روساء بیت المقدس سے ملنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ کو قیمتی لباس پہننے کے لئے دیا گیا جسے آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عزت اسلام سے ہے نہ کہ لباس سے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اور روساء بیت المقدس کے درمیان امن معاہدہ طے پایا گیا جس پر دونوں جانب سے اکابرین نے دستخط کئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شام کی مہم میں شامل تھے ان کو اذان دینے کی درخواست کی۔ حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر اذان دی جس سے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو گئی اور روتے روتے اہل اسلام کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۱

ہرمزان کا قبولِ اسلام

عراق کی فتح کے بعد یزدگرد جو کہ بھاگ کر ''رے'' چلا گیا تھا وہ وہاں سے اصفہان اور کرمان سے ہوتا ہوا خراسان چلا گیا اور مرو میں قیام پذیر ہو گیا۔ ۱۷ھ میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر مقرر کیا۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ گورنر کے منصب پر بیٹھے تو اہواز نے جزیہ دینا بند کر دیا جس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اہواز پر فوج کشی کی اور اس کو فتح کر لیا۔

اہواز کی فتح کے بعد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ''مناذر'' پر فوج کشی کی اور اسے فتح کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ خوزستان میں ہرمزان لشکر اسلام سے مقابلے کے لئے فوج تیار کر رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس اطلاع کے ملنے کے بعد خوزستان روانہ ہو گئے۔ کچھ دنوں کے مقابلے کے ہرمزان نے شکست تسلیم کر لی اور اس شرط پر گرفتاری دی کہ اس کا فیصلہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کریں گے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہرمزان کی شرط منظور کر لی اور اسے مدینہ منورہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ ہرمزان کی بدعہدی کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر قلم کرنے کا حکم دیا۔ ہرمزان نے کہا کہ پہلے مجھے پانی پلا دو۔ جب اس کے لئے پانی لایا گیا تو اس نے پانی پینے سے انکار کر دیا اور کہا

کہ میں پانی نہیں پیوں گا کیونکہ تم مجھے پانی پیتے ہوئے قتل کردو گے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اس سے یہ عہد کیا کہ اسے پانی پیتے ہوئے قتل نہیں کیا جائے گا تو اس نے پانی کا پیالہ زمین پر گرادیا اور کہا اب آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل نہیں کرسکتے کیونکہ وہ پانی ہی نہ رہا جس کے پینے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ مجھے قتل کراتے۔ اس کے بعد ہرمزان نے کلمہ پڑھ لیا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں پہلے ہی ایمان لاچکا تھا لیکن اس وجہ سے اقرار نہیں کیا کہ کہیں آپ رضی اللہ عنہ یہ نہ سمجھیں کہ میں جان بچانے کی غرض سے ایمان لایا ہوں۔

ہرمزان نے اسلام قبول کرنے کے بعد مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کا دو ہزار سالانہ وظیفہ مقرر کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایران کی مہمات کے بارے میں اسی سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۵۲

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا تو کچھ عرصہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ذرائع سے بے شمار دولت اکٹھی کر لی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جواب طلبی فرمائی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواباً آپ رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ

"امیر المومنین! جس مال کا آپ رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے تو وہ میرے پاس اس لئے جمع ہو گیا ہے کہ ہم ایسی سرزمین میں موجود ہیں جہاں چیزیں بہت ارزاں ہیں اور دشمنوں سے لڑائیاں بھی کثرت سے ہوتی ہیں جس کی وجہ سے میرے پاس مال و دولت کی کثرت ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خیانت کرنا حلال بھی ہوتا تو میں کبھی نہ کرتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے ذمہ امانت لگائی ہے اور میرا نسب بھی ایسا ہے کہ میں خیانت کا سوچ بھی نہیں سکتا اگر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا

شخص ہے جو مجھ سے بہتر مصر کا گورنر ثابت ہو سکتا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ اس کو تعینات کر سکتے ہیں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ

''اے عمرو (رضی اللہ عنہ)! میں نے تم سے جو پوچھ کی ہے اس میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہے میں تمہارے پاس حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو بھیج رہا ہوں تم اپنا آدھا مال اس کے حوالے کر دو۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۵۳

بیت المال کا قیام

بیت المال کا قیام حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں معرضِ وجود میں آیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آٹھ لاکھ درہم لے کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اتنی کثیر رقم چونکہ فوری طور پر خرچ نہیں کی جا سکتی تھی اس لئے آپ رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس رات آپ رضی اللہ عنہ رات بھر سو نہ سکے اور یہی سوچتے رہے کہ اتنی بڑی رقم کو کیسے خرچ کیا جائے۔ فجر کی نماز کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے رات بھر نہ سونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاس لوگوں کی امانت موجود تھی اور اتنا مال دین اسلام کے بعد کبھی بھی ہمارے پاس نہیں آیا۔ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں میں مر جاؤں اور یہ مال میرے پاس رہ جائے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے صبح تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اکٹھا کیا اور ان سے رائے طلب فرمائی کہ انہیں اس رقم کا کیا کرنا چاہیے؟ کیا میں لوگوں کو ناپ تول کر ساری رقم تقسیم کر دوں۔

اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یک زبان ہو کر کہا ایسے مت کیجئے لوگ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور مال کثیر ہوتا رہے گا آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لکھ کر دیجئے پس جب بھی لوگ زیادہ ہوں اور مال زیادہ ہو تو آپ رضی اللہ عنہ اسی تحریر کے مطابق ان کو

دیتے رہئے گا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں اس کی تقسیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے شروع کروں گا اور اس کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان اور پھر ترتیب سے چنانچہ رجسٹر تیار کیا گیا جس میں بنی ہاشم پہلے، بنی مطلب دوسرے، بنی عبد شمس تیسرے، بنی نوفل چوتھے، بنی عبد مناف پانچویں، بنی عبد شمس چھٹے اور اسی طرح باقی ترتیب بنائی گئی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٥٤

بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جانا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہونے سے پہلے تجارت کیا کرتے تھے جس کے ذریعے وہ اپنے اہل وعیال کے گزر بسر کا انتظام کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کے کندھوں پر خلافت کا بوجھ آیا تو تجارت کو مزید جاری رکھنا ممکن نہ رہا چنانچہ لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح بیت المال سے وظیفہ لینے کی تجویز پیش کی۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے وہی وظیفہ مقرر کیا جو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے مقرر تھا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ وظیفہ آپ رضی اللہ عنہ کے لئے ناگزیر ہو گیا اور گزر بسر میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کی درخواست دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے کی جس پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متفقہ طور پر آپ رضی اللہ عنہ کے وظیفہ میں اضافہ کی منظوری دے دی۔

○......○......○

قصہ نمبر ۵۵

انصاف کا تقاضہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تنازع پیدا ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنے اور میرے درمیان فیصلے کے لئے کوئی منصف مقرر کر لو چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس وقت کے قاضی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فیصلے کے لئے مقرر کیا۔ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر اپنی جگہ چھوڑ دی اور ان سے بیٹھنے کی درخواست کی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں یہاں اس وقت اپنے اور ابی بن کعب (رضی اللہ عنہ) کے فیصلے کے لئے آیا ہوں اس لئے اس جگہ نہیں بیٹھ سکتا چنانچہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ دونوں حضرات کے مابین فیصلہ فرمایا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ٥٦

فیصلہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہے

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کا ارادہ کیا تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد مکانات خرید کر انہیں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل کرنے کا ارادہ کیا۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملحقہ مکانوں میں ایک مکان حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو بیچنے سے انکار کر دیا چنانچہ دونوں حضرات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے چلے گئے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فیصلہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے حق میں کرتے ہوئے کہا کہ کسی حاکم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی رعایا کی ملکیت کو زبردستی خرید فرمائے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ان کا یہ فیصلہ قرآن کی روشنی میں ہے یا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میرا فیصلہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو تسلیم کر لیا۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس فیصلے کے بعد اپنا مکان فی سبیل اللہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دیا تاکہ وہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع فرما سکیں۔

O...O...O

قصہ نمبر ۵۷

بیٹے پر شرعی حد خود نافذ فرمائی

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اور ان کے ساتھ ابوسروعہ رضی اللہ عنہ نے شراب پی اور بدمست ہو گئے۔ اس وقت یہ دونوں مصر میں تھے۔ میرے والد محترم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ جو کہ مصر کے گورنر تھے ان کو جب اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو بلایا اور ان کے سر منڈوا دیئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہلوا بھیجا کہ عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) کو اونٹ کے کجاوے پر بٹھا کر میرے پاس بھیجو چنانچہ جس وقت عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انہیں اسی کوڑے لگائے۔ اس واقعہ کے ایک ماہ بعد عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) وصال فرما گئے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۵۸

انصاف کو ملحوظ رکھتے تھے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصر کے باشندوں میں سے ایک حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایامِ حج کے دوران حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ امیر المومنین! مجھے پناہ دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے امان دی تو اس نے عرض کیا کہ میرا مقابلہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن عمرو سے دوڑ کا مقابلہ ہوا۔ میں اس سے دوڑ جیت گیا تو اس نے مجھے کوڑے مارنا شروع کر دیئے اور کہتا گیا کہ میں بڑے آدمی کا بیٹا ہوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا اور پھر اس مصری کو کوڑا دیتے ہوئے حکم دیا کہ وہ ان کو مارنا شروع کر دے۔ اس مصری نے کوڑے مارنا شروع کیے تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے۔

"مار ملامت کیے گئے ہوئے کے بیٹے کو۔"

قصہ نمبر ۵۹

حق بات کا فیصلہ

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے جھگڑے کے فیصلے کے لئے آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں طرف کا مؤقف سننے کے بعد یہودی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

یہودی نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ سنا تو کہنے لگا خدا کی قسم! آپ رضی اللہ عنہ نے حق بات کا فیصلہ کیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے کوڑے سے ٹوکتے ہوئے فرمایا تجھے کیسے پتہ کہ میں نے حق فیصلہ کیا ہے؟ یہودی نے کہا میں نے توریت میں لکھا دیکھا ہے کہ جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اس کے دائیں اور بائیں جانب دو دو فرشتے ہوتے ہیں جو اس کو راہِ راست پر قائم رہنے کی توفیق دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔

o....o....o

قصہ نمبر ٦٠

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک جاریہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرے آقا نے مجھ پر الزام لگایا اور مجھے آگ پر بٹھایا یہاں تک کہ میری پیشاب گاہ جل گئی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تیرے آقا نے وہ عیب خود دیکھا جس کا اس نے الزام لگایا۔ اس جاریہ نے کہا نہیں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو طلب کیا اور اس شخص سے دریافت کیا کیا تو نے اس عورت میں وہ عیب دیکھا جس کا تو نے اس پر الزام لگایا؟ اس شخص نے کہا نہیں! میں نے اس میں عیب نہیں دیکھا بس مجھے اس کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ غلام اپنے آقا سے اور بچہ اپنے والد سے قصاص نہ لے اور اگر میں نے یہ نہ سنا ہوتا تو

میں تجھ سے اس کا بدلہ ضرور لیتا۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو سو کوڑے لگائے اور اس عورت کو آزاد کر دیا اور فرمایا کہ

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کی صورت بگاڑی گئی یا جو آگ میں جلایا گیا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہے۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۶۱

جواہرات بیت المال میں جمع کروا دیئے

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بادشاہ روم کا ایلچی حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے کسی سے ایک دینار ادھار لے کر اس سے عطر خریدا اور اس کو شیشے کے برتنوں میں بند کر کے اس ایلچی کے ہاتھ روم کی ملکہ کو بھیج دیا۔ جب قاصد واپس پہنچا تو اس نے ملکہ روم کو وہ تحفہ پیش کیا۔ ملکہ روم نے ان برتنوں کو خالی کروانے کے بعد ان برتنوں کو جواہرات سے بھر کر اس ایلچی کو دیئے کہ وہ اسے آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ کے پاس لے جائے۔

جب اس ایلچی نے وہ جواہرات سے بھرے برتن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ کو دیئے تو انہوں نے وہ برتن بستر پر الٹ دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بیوی سے ان جواہرات کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ جواہرات فروخت کر دیئے اور ایک دینار اپنی بیوی کو دیا اور باقی مال بیت المال میں جمع کروا دیا۔

○...○...○

قصہ نمبر ۶۲

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو تنبیہہ فرمانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں لے گیا۔ جب وہ اونٹ موٹا ہو گیا تو میں اسے بازار میں فروخت کرنے کے لئے لے گیا۔

اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار میں تشریف لے آئے۔ انہوں نے جب موٹا تازہ اونٹ دیکھا تو دریافت کیا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ اونٹ آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرا نام سن کر فرمایا۔

"واہ واہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے کیا کہنے وہ تو امیر المومنین کا بیٹا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس دوران میں بھاگتا ہوا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اونٹ خریدا اور اسے چراگاہ میں چھوڑ دیا جب وہ صحت مند ہو گیا تو میں اسے فروخت کرنے کے لئے بازار میں لے آیا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"تم نے اونٹ کو چراگاہ میں چھوڑ دیا اور لوگوں نے اس ڈر سے

اس کا خیال رکھا کہ یہ امیر المومنین کے بیٹے کا اونٹ ہے اس کا خیال رکھو۔ اب تم اس اونٹ کو فروخت کرنے کے بعد اپنی اصل رقم خود رکھو اور باقی رقم بیت المال میں جمع کرواؤ۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ٦٣

معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں کے لئے بیٹھ جاتے اور اگر کسی کو کچھ ضرورت نہ ہوتی تو چلے جاتے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ نے چند نمازیں پڑھائیں لیکن نماز کے بعد نہ بیٹھے۔ میں نے حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا کچھ معاملہ ہے؟ اس دوران حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور ہم سب مل کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روانہ ہوئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مالِ کثیر سامنے رکھا اور حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت یرفاء رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ مال تم لے لو کیونکہ تم دونوں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مالِ کثیر رکھتے ہو تم دونوں یہ مال آپس میں تقسیم کر لو اور جو بچ جائے وہ مجھے لوٹا دو۔

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا یہ مال اس وقت اللہ کے پاس نہیں تھا جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کھال بھون کر کھاتے تھے۔ میں نے عرض کیا بے شک یہ مال تب بھی اللہ کے پاس تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات

تھے اور یہ مال اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح کے بعد حاصل ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نہ کرتے جو تم کر رہے ہو۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کو کھاتے اور دوسروں کو کھلاتے۔ میری بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ اس درد کے ساتھ روئے کہ ان کی پسلیاں ایک دوسرے کے اوپر چڑھ گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے فرمایا مجھے پسند ہے کہ میں معاملہ خلافت سے سراسر چھوٹ جاؤں اور نہ مجھے کچھ نفع ہو نہ خسارہ۔

O......O......O

قصہ نمبر ٦٤

لباس میں جابجا پیوند ہوتے تھے

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کی جامع مسجد میں ایک محفل میں موجود تھا۔ میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے زہد کا تذکرہ کر رہے تھے اور وہ ان چیزوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے سینے کو اسلام کے لئے کھولا اور ان دونوں حضرات کی حسن سیرت کا بیان کر رہے تھے چنانچہ میں ان لوگوں کی محفل میں بیٹھ گیا۔ اس محفل میں حضرت احنف رضی اللہ عنہ بن قیس تمیمی بھی تھے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت احنف رضی اللہ عنہ بن قیس نے فرمایا کہ ہم لوگوں کو حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک معرکہ کے لئے عراق کی جانب روانہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں عراق اور فارس کے متعدد شہر فتح کروائے۔ ہم نے وہاں سے چاندی پائی اور اس سے اپنے لباس بنوائے۔ جب ہم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں دیکھ کر اپنے منہ پھیر لیا۔ ہمیں یہ بات گراں گزری تو ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اس ناراضگی کا سبب دریافت کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کیا تم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ایسا لباس استعمال کرتے دیکھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ نہ استعمال کرتے ہوں چنانچہ ہم گھر واپس گئے اور وہ لباس تبدیل کر کے آئے اور جس لباس میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھا کرتے تھے اسی لباس میں ہم ان کے پاس گئے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور ہم میں سے ہر ایک سے سلام کیا۔ ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے مالِ غنیمت پیش کیا جو آپ رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں میں برابر تقسیم کر دیا۔ اس دوران مالِ غنیمت میں سے چھوہارے اور گھی کا حلوہ بھی نکلا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی خوشبو سونگھی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اللہ کی قسم! اے مہاجرین اور انصار کی جماعت! تم میں سے بیٹا باپ سے اور بھائی بھائی سے اس کھانے پر لڑے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کھانے کو ان لوگوں کی اولادوں کے پاس پہنچا دیا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں شہید ہو چکے تھے۔

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ واپس ہو لئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے ان کے جانے کے بعد فرمایا کہ اس شخص کے زہد کو اور اس کے حلیہ کو دیکھو اس شخص نے ہمارے نفوس کو بھی حقیر کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھوں قیصر و کسریٰ کے شہر فتح کروائے، مشرق و مغرب میں اپنے دین کی سربلندی کے لئے ہمیں چنا اور جب ہم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں تو ان کے لباس پر جا بجا پیوند ہوتے ہیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ٦٥

عجز وانکساری

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو میں تم سے اچھا کھانا کھاؤں اور تم سے نرم کپڑے پہنوں لیکن میں اپنے طیبات کو باقی رکھنا چاہتا ہوں اور آخرت میں طیبات کا خواہاں ہوں۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ملک شام تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے ایسا کھانا پیش کیا گیا جو انہوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ یہ میرے لئے ہے اور جو فقراء و مساکین وصال پا چکے ہیں انہوں نے کبھی جو کی روٹی سے بھی اپنا پیٹ نہ بھرا، ان کے لئے جنت ہے۔

راوی کہتے ہیں یہ فرما کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے اور فرمانے لگے۔

"اگر ہمارا حصہ اس متاعِ دنیا سے ہے اور وہ لوگ جنت میں ہیں
تو ان کے اور ہمارے درمیان فاصلہ زیادہ ہو گیا ہے۔"

○......○......○

قصہ نمبر ٦٦

مال کے خرچ کا خوف

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور جب میں آپ رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچا تو میں نے اندر سے آپ رضی اللہ عنہ کے رونے کی آواز سنی۔ میں پریشان ہو گیا کہ شاید کچھ سانحہ پیش آ گیا ہے۔ جب میں گھر کے اندر داخل ہوا تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر ایک کوٹھڑی میں داخل ہو گئے جس کے اندر بڑے بڑے بورے رکھے ہوئے تھے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج آلِ خطاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذلیل ہو گئی، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو یہ مال مجھ سے پہلے دونوں حضرات (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کو عطا کرتا تاکہ وہ میرے لئے اس کے خرچ کا کوئی طریقہ مقرر کرتے۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔

"آپ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بیٹھیں ہم سوچتے ہیں۔"

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ہم لوگوں نے باہم مشورہ

سے طے کیا کہ امہات المومنین کے لئے چار چار ہزار درہم، مہاجرین کے لئے بھی چار ہزار درہم، انصار کے لئے تین تین ہزار درہم اور باقی سب کے لئے دو دو ہزار درہم تجویز کئے گئے۔ اس طرح ہم نے وہ سارا مال تقسیم کر دیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۶۷

دو چیزیں کھانے میں جمع کرنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں والد بزرگوار حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور میں اس وقت دسترخوان پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑھی اور لقمہ اٹھایا۔ پھر مجھے فرمایا مجھے چکنائی والے کھانے کا مزہ محسوس ہوتا ہے لیکن وہ چکنائی گوشت کی نہیں۔ میں نے عرض کیا میں بازار موٹے گوشت کی تلاش میں گیا تھا تاکہ خرید لاؤں۔ میں نے موٹا گوشت گراں دیکھا تو ایک درہم کا بودا گوشت خرید لیا اور ایک درہم کا گھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب دو چیزیں جمع ہو جاتیں تو وہ ایک کو کھایا کرتے اور دوسری کو صدقہ کر دیتے۔ میں نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ آج کھا لیجئے آئندہ میں کبھی دو چیزیں جمع نہیں کروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کھا سکتا۔

○...○...○

قصہ نمبر ٦٨

غذا انتہائی سادہ تھی

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حلوے کے کئی ٹوکرے لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اس میں کیا ہے؟ میں نے کہا کہ کھانا ہے جو میں آپ رضی اللہ عنہ کے لئے لایا ہوں کہ آپ رضی اللہ عنہ صبح ہوتے ہی لوگوں کے کاموں میں لگ جاتے ہیں' میں نے بہتر جانا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ لوگوں سے فارغ ہوں تو اس میں سے تھوڑا سا کھا لیا کریں تا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو تقویت پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہ کی صحت برقرار رہے۔

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میری بات سن کر فرمایا۔

"اے عتبہ (رضی اللہ عنہ)! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کیا تو نے ہر مسلمان کو ایسا ٹوکرا دیا ہے۔"

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا امیر المومنین! اگر میں قیس کے تمام مال کو بھی خرچ کر دوں تو تب بھی مجھ میں اتنی گنجائش نہیں کہ میں تمام مسلمانوں کو ایسا ٹوکرا بھجوا سکوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر مجھے بھی اس کی کوئی حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ ثرید منگوایا جس میں موٹی روٹیاں اور

سخت گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کو کھانے لگے اور مجھے بھی کھانے کی دعوت دی۔ میں سفید بوٹی کی طرف مائل ہوا اور گمان کیا کہ یہ چربی ہو گی۔ پس وہ پٹھا تھا اور بوٹیوں کا یہ حال تھا کہ میں انہیں چباتا مگر نگل نہ سکتا تھا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر مجھ سے چوکتی تو میں اس بوٹی کو پیالہ کے بیچ میں سرکا دیتا۔ کھانے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے نبیذ کا پیالہ منگوایا جو سرکہ ہوتے ہوئے بچ گیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اسے پی لو۔ میں نے اس پیالے کو منہ سے لگایا مگر پی نہ سکا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پیالے کو پی گئے اور پھر مجھ سے فرمایا۔

"اے عتبہ (رضی اللہ عنہ)! سنو میں روزانہ ایک اونٹ ذبح کرتا ہوں لیکن اس کی چربی اور پٹھے کا گوشت ان لوگوں کے لئے ہوتا ہے جو اطراف سے مسلمان آتے ہیں اور اس کی گردن کا گوشت عمر (رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کے لئے ہوتا ہے جبکہ عمر (رضی اللہ عنہ) خود یہ موٹا گوشت کھاتا ہے اور یہ سخت نبیذ پیتا ہے جو کہ ہمارے پیٹوں میں پہنچ کر مضر رساں ہوتا ہے۔"

○.....○.....○

قصہ نمبر ٦٩

لباس کی سادگی

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں اون کا جبہ پہنتے تھے اور اس جبہ پر جابجا چمڑے کے پیوند ہوتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی حالت میں بازاروں میں بھی گھومتے اور آپ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر درہ ہوتا جس سے آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو ادب دیتے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایلہ تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف کو اپنا کرتہ دیا جس میں جابجا کھدر کے پیوند لگے ہوئے تھے اور جو پیچھے سے اس وجہ سے پھٹ چکا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سواری پر ایک لمبے سفر میں بیٹھے رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے اسقف سے فرمایا کہ اس میں پیوند لگا دو۔ اسقف نے آپ رضی اللہ عنہ کا کرتہ لیا اور اس جیسا ایک کرتہ سی کر آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اسقف نے کہا یہ آپ رضی اللہ عنہ کا کرتہ ہے جس میں نے پیوند لگا دیا اور یہ کرتہ میرے پاس سے آپ رضی اللہ عنہ کے پہننے کے لئے ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کرتوں کو دیکھا اور پھر اپنے ہی کرتے کو دوبارہ پہنتے ہوئے فرمایا کہ اس کا کپڑا پسینہ جذب کرنے کے لئے اچھا ہے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۰

دنیاوی چیزوں سے لطف اندوز نہیں ہوتے تھے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میری حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی کہ میرے ہاتھ میں ایک درہم کا گوشت تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ گھر والوں کی فرمائش پر ایک درہم کا گوشت خریدا ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''تم میں سے کوئی ایک اس بات کا ارادہ کیوں نہیں کرتا کہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی اور اپنے چچیرے بھائیوں کے لئے بھوکا رکھے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ تم اپنی لذت کی چیزیں دنیوی زندگی میں حاصل کر چکو ہو اور ان کو خوب برت چکے ہو۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بات سن کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش یہ ایک درہم مجھ سے گر گیا ہوتا یا پھر میری ملاقات حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نہ ہوئی ہوتی۔

قصہ نمبر ۷۱

پاک دامن عورت کی مانند اس کا نکاح کرو

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ

''میری ایک بیٹی تھی جسے میں نے زمانہ جاہلیت میں زندہ درگور کر دیا تھا مگر مرنے سے پہلے اسے قبر سے نکال لایا اور اس نے ہمارے ساتھ زمانہ اسلامی پا لیا اور اب اسلام لے آئی۔ جب وہ اسلام لے آئی تو اس نے ایک ایسے گناہ کا ارتکاب کیا جس سے اس پر حدود اللہ عائد ہوتی تھی۔ اس لڑکی نے چھری اٹھائی تاکہ اپنے آپ کو ذبح کر دے۔''

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس شخص نے کہا کہ

''ہم نے اس کو پکڑ لیا اور وہ اپنی گردن کی بعض رگیں تراش بھی چکی تھی، ہم لوگوں نے اس کا علاج کیا یہاں تک کہ وہ اچھی ہو گئی اس کے بعد پھر وہ توبہ کی طرف متوجہ ہوئی اور بڑی بڑھیا توبہ کی۔ جب قوم میں سے اس کا رشتہ آیا تو میں نے ان کو اس کی وہ حالت جس پر وہ (پہلے) تھی بتا دی۔''

یہ سن کر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

''جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی کی ہو تو اس کے ظاہر کرنے کا قصد کرتا ہے؟ خدا کی قسم! اگر تو نے کسی شخص سے بھی اس حالت کا اظہار کیا تو میں تجھے وہ سزا دوں گا جو تمام شہر والوں کے لئے باعث عبرت ہو جائے۔ جاؤ اس کا نکاح کر جس طرح کہ ایک پاک دامن مسلمان عورت کا نکاح کیا جاتا ہے۔''

قصہ نمبر ۷۲

جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کرے اسے ظاہر نہ کرو

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت آئی اس نے عرض کیا کہ امیر المومنین! میں نے ایک بچہ پایا اس پر ایک مصری سفید کپڑا تھا جس میں سو دینار تھے۔ میں نے اس بچہ کو لیا اور اس کے لئے ایک دودھ پلانے والی اجرت پر لی۔ اب چار عورتیں میرے پاس آئی ہیں اور اس کو پیار کرتی ہیں کہ یہ ان کا بچہ ہے۔ میں یہ نہیں جان پا رہی کہ اس بچے کی ماں کون ہے؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے کہا کہ جب وہ آئیں تو تم مجھے بلا لینا چنانچہ اس عورت نے آپ رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں میں سے ایک عورت سے پوچھا کہ تم میں سے اس بچے کی ماں کون ہے؟

اس عورت نے کہا۔

"اللہ کی قسم! اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم نے کوئی بہتر کام نہیں کیا جس عورت کی اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی ہے آپ رضی اللہ عنہ اس کا پردہ ظاہر کر رہے ہیں۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت جس کے پاس بچہ تھا اس سے

فرمایا۔

"جب یہ عورتیں تیرے پاس آیا کریں تو تم ان سے پوچھ گچھ نہ کیا کرو بلکہ ان کو بچے کے ساتھ احسان کرتے دو یہاں تک کہ یہ واپس چلی جائیں۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۳

مہمان کی عزت افزائی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس وقت تکیہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا تکیہ ان کے آگے کر دیا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل دیکھ کر فرمایا۔

"بے شک اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے۔"

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ اس بارے میں دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تکیہ میرے آگے رکھ دیا اور مجھ سے فرمایا۔

"اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! کوئی مسلمان ایسا نہیں جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی ہے اور اس کی عزت افزائی کرے یہاں تک اس کے لئے تکیہ ڈالے مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۴

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کا احترام

حضرت ابی یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس عورت سے ملے جس کا نام خولہ (رضی اللہ عنہا) ہے۔ یہ لوگوں کے ساتھ چلی جا رہی تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کے قافلے کو ٹھہرایا۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سنی اور ان کی جو حاجت تھی اسے پورا کیا۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ کے قافلے میں سے ایک شخص نے کہا امیر المومنین! آپ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھی عورت کے روکنے پر رک گئے؟

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تجھ پر افسوس ہے، کیا تو جانتا ہے کہ یہ عورت کون تھی؟ اس آدمی نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

"یہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا تھیں، اللہ نے ان کی شکایت ساتویں آسمان سے بھی اوپر سنی تھی۔ اللہ کی قسم! اگر یہ میرے پاس تمام رات بھی کھڑی رہتیں میں ان کی بات سنتا۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۷۵

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمانا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر چلے گئے اور اس شخص سے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ روضہ کس کا ہے؟ اس شخص نے کہا کہ یہ روضہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو تو جس شخص کے بارے میں برا بھلا کہتا ہے وہ ان کے خاندان کا فرد ہے، ان کا چچا زاد بھائی ہے اور ان کا داماد ہے، اگر تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اچھے الفاظ میں نہیں کرتا تو تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ ان کو بھی تکلیف پہنچاتا ہے۔

قصہ نمبر ۷۶

قافلے کی حفاظت فرمانا

ایک مرتبہ ایک قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈالا۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ہوئی تو رات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ اس قافلے کی حفاظت کے لئے چلے گئے تاکہ ان کا کوئی سامان چوری نہ ہو جائے۔ راستے میں آپ رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اتنی رات گئے آپ رضی اللہ عنہ کہاں جا رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ فلاں قافلے نے مدینہ منورہ سے باہر پڑاؤ ڈالا ہے میں اس کی حفاظت کے لئے جا رہا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہو لئے۔ پھر دونوں حضرات رات بھر قافلے کی حفاظت کرتے رہے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے قافلے والوں کو پکارا کہ اٹھو! نمازِ فجر کا وقت ہو گیا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہمراہ واپس مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

O...O...O

قصہ نمبر ۷۷

منافق کا سر قلم کر دیا

ایک مرتبہ ایک منافق حضور نبی کریم ﷺ کے پاس کسی فیصلے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فیصلہ اس کے خلاف سنا دیا۔ وہ منافق حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے فیصلہ کرنے کو کہا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیا تو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس فیصلے کے لئے نہیں گیا۔ اس نے کہا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فیصلہ میرے خلاف سنایا ہے اس لئے میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس فیصلے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس منافق کی یہ بات سنی تو تلوار نکال کر اس کا سر قلم کر دیا اور فرمایا کہ تو نے حضور نبی کریم ﷺ کا فیصلہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تیرا فیصلہ میری تلوار نے کر دیا۔

○......○......○
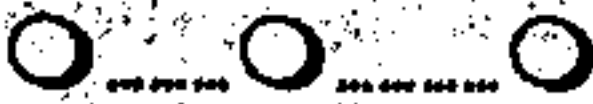
قصہ نمبر ۷۸

عوام کا خادم

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمول کے مطابق مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ دورانِ گشت شہر سے باہر نکل گئے۔ شہر سے باہر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک خیمہ لگا دیکھا جس کے دروازے پر ایک اجنبی شخص نہایت پریشانی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے پاس جا کر اس شخص کی پریشانی دریافت کی تو اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے بے رخی برتتے ہوئے کہا کہ میاں! جاؤ تم اپنا کام کرو تم کون ہوتے ہو مجھ سے پوچھنے والے؟

اس دوران حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کسی عورت کے کراہنے کی آواز سنی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تم مجھے بتاؤ تو سہی کہ تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میری بیوی حاملہ ہے اور اس وقت اس کے پاس کوئی عورت موجود نہیں اور نہ ہی میرے پاس کچھ سامان موجود ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس شخص کی بات سن کر گھر تشریف لے گئے اور اپنی زوجہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیا اور ساتھ ہی کھانے پینے کا سامان اور دوسرا کچھ سامان لیا اور اس شخص کے پاس پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ خیمے کے اندر چلی گئیں اور آپ رضی اللہ عنہ باہر اس شخص کے پاس موجود رہے۔ جب بچے کی ولادت ہو گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا کہ تم پریشان مت ہونا

صبح میرے پاس آنا میں تمہاری مالی مدد بھی کروں گا اور تمہارے بچے کا وظیفہ بھی مقرر کروں گا۔ اس شخص نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کون ہیں؟

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عوام کا خادم عمر (رضی اللہ عنہ) ہوں۔ اس شخص نے جب آپ رضی اللہ عنہ کا نام سنا تو اسے معلوم ہوا کہ آپ رضی اللہ عنہ تو امیر المومنین ہیں وہ پریشان ہوا اور معذرت کرنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں میں عوام کا خادم ہوں۔

O......O......O

قصہ نمبر ۷۹

یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا

ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دورانِ گشت ایک بوڑھی اور نادار عورت سے ملاقات ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے خیریت دریافت کی تو اس نے امیر المومنین کو کوسنا شروع کر دیا۔ وہ بوڑھی عورت یہ نہ جانتی تھی کہ آپ رضی اللہ عنہ ہی امیر المومنین ہیں۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے امیر المومنین کو کوسنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ جب سے وہ امیر المومنین بنے ہیں انہوں نے میری کوئی مدد نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے معذرت کی اور اس کی بھرپور مالی امداد کی۔

جب اس بوڑھی عورت کو پتہ چلا کہ وہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بات کر رہی ہے تو وہ اپنے رویہ پر نادم ہوئی۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھی عورت سے فرمایا کہ

"اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں، غلطی میری تھی جو میں نے تم پر توجہ نہ کی۔"

اس کے بعد حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے ایک تحریر لکھوائی کہ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے میرے حقوق کی ادائیگی میں

جو کوتاہی کی تھی میں نے اس پر انہیں معاف کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر اپنے بیٹے کو دی اور اس سے فرمایا کہ

''جب میں وصال پا جاؤں تو یہ تحریر میرے ساتھ قبر میں رکھ دینا۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۰

قحط سالی میں لوگوں کی مالی واخلاقی معاونت فرمانا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رمادہ کے سال لوگ قحط سالی کی وجہ سے ہلاک ہو گئے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو مقرر کیا جوان کی نگہداشت کریں اور ان پر کھانا اور ترکاری تقسیم کریں چنانچہ اس کام کے لئے یزید بن اخت النمر، مسور بن مخرمہ، عبدالرحمٰن بن عبدالقاری، عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہم مقرر کیے گئے۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب شام ہوتی تو یہ لوگ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوتے اور آپ رضی اللہ عنہ کو ہر چیز کی اطلاع دیتے جس چیز کی ضرورت ہوتی۔ ان حضرات میں سے ہر ایک مدینہ منورہ کی ہر سمت میں مقرر تھا اور آنے والے اعراب ثنیہ کے سرے سے راتج تک، بنی حارثہ تک اور بنی عبدالاشہل تک اور بقیع تک اور بنی قریظہ تک پڑے ہوئے تھے اور ان کی بعض جماعتیں بنی سلمہ کے اطراف تک تھیں اور یہ لوگ چاروں طرف مدینہ کے پڑے رہتے تھے۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک رات حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ لوگ ان کے پاس عشاء کا کھانا کھا رہے تھے کہ

جن لوگوں نے ہمارے پاس کھانا کھایا ان کا شمار کرو۔ چنانچہ اگلی رات ان کا شمار کیا گیا تو یہ سات ہزار نفر تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"وہ خاندان والے لوگ جو ہمارے پاس نہیں آئے اور مریض اور بچے ان کو بھی شمار کرو۔"

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا شمار کیا گیا تو ان کی تعداد چالیس ہزار تھی۔ پھر کچھ دنوں تک لوگوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوتا چلا گیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آنے والوں کے لئے حکم دیا کہ ان کی دیکھ بھال بھی اسی طریقے سے کی جائے جس طرح پہلے والوں کی ہو رہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارش ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو واپس جانے کا حکم دیا اور وہ لوگ اپنے اپنے علاقوں کو روانہ ہو گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو واپسی کے لئے زادِ راہ اور دیگر سامان دیا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو خدمت کے لئے مقرر کیا تھا وہ لوگ صبح فجر کے بعد ہانڈیاں چڑھا دیتے جس میں دلیہ پکتا جو مریضوں کو کھلایا جاتا اور حریرہ پکایا جاتا اور آپ رضی اللہ عنہ روغن زیتون کے متعلق حکم دیتے جو بڑی ہانڈیوں میں آگ پر رکھ کر جوش دیتے اور جب اس کی گرمی اور حرارت ختم ہو جاتی تو پھر روٹی چوری جاتی پھر اس تیل سے اس میں سالن ملایا جاتا، اس تیل سے عرب گرمائی حاصل کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس تمام عرصہ میں اپنے گھر والوں اور خود کے لئے ایک لقمہ بھی نہ چکھا اور بس اسی پر اکتفا کیا جو لوگوں کے ساتھ کھا لیتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نئی زندگی دی۔

O....O....O

قصہ نمبر ۸۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی بیٹی

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بچی کو دیکھا جو بہت ہی نازک تھی اور نہایت دبلی پتلی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ بچی کس کی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کی ہی بیٹی ہے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہ میری کون سی بیٹی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یہ میری بیٹی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس کی یہ حالت کیسی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے عامل اس پر خرچ نہیں کرتے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"ہاں! خدا کی قسم یہی بات ہے تجھے تیرا بچہ کس قدر پیارا ہے تو اپنی اولاد پر خود وسعت کر۔"

○...○...○

قصہ نمبر ۸۲

خوفِ خداوندی

حضرت اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بحرین سے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عنبر اور مشک آیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم! میں پسند کرتا ہوں کہ میں کوئی ایسی عورت پاتا جو اچھا تولتی اور میرے لئے اس خوشبو کو تولتی یہاں تک کہ میں اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اچھا تولتی ہوں آپ رضی اللہ عنہ مجھے دیجئے میں اسے تول دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں! مجھے ڈر ہے کہ تو اسے لے اور اس طرح کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیاں اپنی کانوں کے بالوں کے پاس لگائیں اور اس کے ذریعہ اپنی گردن پر ہاتھ پھیرے پس تجھے مسلمانوں سے کچھ زیادہ مل جائے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۳

لوگوں کے مابین عداوت کے خوف سے آنسو بہانا

حضرت ابوسنان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں وہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اولین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بھیج کر ایک سفط طلب کیا جو کہ ایک برتن تھا اور عراقی قلعہ سے لایا گیا تھا، اس میں ایک انگوٹھی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود ایک بچے نے اس انگوٹھی کو منہ میں ڈال لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس بچے کے منہ سے وہ انگوٹھی نکالی اور اس کے بعد رونا شروع کر دیا۔ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس رونے کی وجہ دریافت کی اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دشمنوں پر غالب کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

> ''میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جب کسی قوم پر دنیا فتح کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک ان میں عداوت اور بغض ڈال دیتا ہے اور میں اسی ڈر سے روتا ہوں۔''

O...O...O

قصہ نمبر ۸۴

کاش میں ایک تنکا ہوتا

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قلب میں خوفِ خداوندی اس قدر تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر ندا آئے کہ ایک شخص کے سوا تمام لوگ جنت میں جائیں گے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ بدقسمت شخص میں ہی نہ ہوں۔ ایک مرتبہ راستہ میں سے تنکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ کاش میں بھی ایک تنکا ہوتا اور مجھے میری ماں نے پیدا ہی نہ کیا ہوتا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۵

جوانی سے نفع اٹھائیں اور بڑھاپے کا خیال نہ رکھیں

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ضعیف شخص کے پاس سے ہوا جو بھیک مانگ رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے بھیک مانگنے کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ مجھ پر جزیہ لگایا گیا حالانکہ میں مفلس ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ اسے اپنے گھر لے گئے اور کچھ نقدی عطا کی اور بیت المال کے نگران کو ایک رقعہ لکھا کہ اس ذمی کے لئے بھی کچھ وظیفہ مقرر کیا جائے یہ انصاف نہیں ہے کہ ہم جوانی سے نفع اٹھائیں اور بڑھاپے میں ان کا خیال نہ رکھیں۔

قصہ نمبر ۸۶

آدمی کا چچا اور اس کا باپ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ صدقات کی وصولی کے لئے روانہ ہوئے تو پہلے شخص حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ ملے۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابوالفضل (رضی اللہ عنہ)! اپنی زکوٰۃ لائیے۔

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میرا اور تمہارا معاملہ ہوتا تو میں تمہیں بتا دیتا۔

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک آپ (رضی اللہ عنہ) کا مرتبہ بلند نہ ہوتا تو میں اس پر عمل کرتا جس کا حکم مجھے دیا گیا ہے۔

پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور سارا ماجرا انہیں بیان کیا۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے مجھے صدقات کی وصولی کے لئے بھیجا پس مجھے پہلے شخص جو ملے وہ آپ ﷺ کے چچا حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے مجھ سے ایسی بات کہی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"اے عمر (رضی اللہ عنہ)! تم جانتے نہیں کہ آدمی کا چچا اور اس کا باپ ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں اب تم ان سے کچھ نہ کہنا انہوں نے اپنی دو سال کی زکوٰۃ جمع کروا رکھی ہے۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۸۷

ایک نوجوان کی گریہ وزاری نے جگر جلا دیا

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا۔

''اے عمر (رضی اللہ عنہ)! کیوں روتے ہو؟''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دروازے پر کھڑے ہوئے نوجوان کی گریہ وزاری نے میرا جگر جلا دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے اندر لاؤ۔ جب جوان حاضر خدمت ہوا تو حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا اے جوان! تم کس لئے رو رہے ہو؟ اس جوان نے عرض کیا میں اپنے گناہوں کی کثرت اور رب ذوالجلال کی ناراضگی کے خوف سے رو رہا ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے؟ اس نوجوان نے کہا نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا تو نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے؟ اس نوجوان نے عرض کیا نہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تیرے گناہ ساتوں آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں کے برابر ہوں تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تجھے بخش دے گا۔ وہ نوجوان بولا یا رسول اللہ ﷺ! میرا گناہ ان سے بھی بڑا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا کرسی؟ اس

نوجوان نے عرض کی میرا گناہ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا عرشِ الٰہی؟ اس نوجوان نے عرض کیا میرا گناہ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیرا گناہ بڑا یا رب ذوالجلال؟ اس نوجوان نے عرض کیا رب ذوالجلال بہت عظیم ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ جرم عظیم کو رب عظیم ہی معاف فرماتا ہے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنا گناہ بتاؤ۔ اس نوجوان نے عرض کیا مجھے آپ ﷺ کے سامنے عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی بات نہیں تم بتاؤ۔ اس نوجوان نے عرض کیا میں سات سال سے کفن چوری کر رہا ہوں، انصار کی ایک لڑکی فوت ہوگئی تو میں اس کا کفن چرانے جا پہنچا، میں نے قبر کھود کر کفن لے لیا اور چل پڑا کچھ ہی دور گیا تھا مجھ پر شیطان غالب آگیا اور میں الٹے قدم واپس پہنچا اور لڑکی سے بدکاری کی۔ میں گناہ کر کے ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ لڑکی کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی اے جوان! خدا تجھے غارت کرے تجھے اس نگہبان کا خوف نہیں آیا جو ہر مظلوم کو ظالم سے اس کا حق دلاتا ہے تو نے مجھے مردوں کی جماعت سے برہنہ کر دیا اور دربارِ خداوندی میں ناپاک کر دیا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جب یہ سنا تو فرمایا دور ہو جا اے بدبخت! تو نارِ جہنم کا مستحق ہے۔ وہ نوجوان وہاں سے روتا ہوا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوا نکل گیا۔ جب اسے اسی حالت میں چالیس دن گزر گئے تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور کہا اے محمد و آدم و ابراہیم علیہم السلام کے رب! اگر تو نے میرے گناہ کو بخش دیا ہے تو حضور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مطلع فرما دے وگرنہ آسمان سے آگ بھیج کر مجھے جلا دے اور جہنم کے عذاب سے بچا لے۔

اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور کہا آپ ﷺ کا رب آپ ﷺ کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے کہ مخلوق کو تم نے پیدا کیا ہے؟

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"نہیں بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اسی نے رزق دیا ہے؟"

تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس نوجوان کی توبہ قبول کر لی ہے پس حضور نبی کریم ﷺ نے اس جوان کو بلا کر اسے توبہ کی قبولیت کی خوشخبری سنائی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۸۸

کمبل کا لباس پہنا دیا

حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ وہ باریک لباس استعمال کرتے ہیں حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ نے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ کوئی شخص باریک لباس استعمال نہ کرے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو تحقیقات کے لئے مصر بھیجا اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ باریک لباس استعمال کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں کمبل کا لباس پہنا دیا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۹

اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! تم مجھے یوں ملامت نہ کرو

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے ایک صبح حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک اونٹ پر سوار چلے جا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا۔

''امیر المومنین! کہاں جا رہے ہیں؟''

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ گم ہو گیا ہے اسے تلاش کر رہا ہوں۔''

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا۔

''آپ رضی اللہ عنہ نے بعد میں آنے والے خلفاء کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔''

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواب میں کہا۔

''اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! مجھے ملامت نہ کرو رب ذوالجلال کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا اگر دریائے فرات کے

کنارے ایک سالہ بھیڑ کا بچہ بھی مر جائے تو قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے مواخذہ ہوگا کیونکہ اس امیر کی کوئی عزت نہیں جس نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا اور نہ ہی اس بدبخت کا کوئی مقام ہے جس نے مسلمانوں کو خوفزدہ کیا۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۰

اللہ اس وقت تک ذلیل نہیں کرتا جب تک برائی حد سے نہ گزرے

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جو چور تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے تحقیقات کے بعد اس شخص کے ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کر دیا۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے پہلی مرتبہ چوری کی ہے آپ رضی اللہ عنہ مجھے معاف کر دیں آئندہ میں چوری نہیں کروں گا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم غلط کہتے ہو تم نے اس سے پہلے بھی کئی بار چوری کی ہے۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو اس شخص نے اقرار کر لیا کہ وہ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ چوری کر چکا ہے۔ پھر اس نے آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میرے سوا ان چوریوں کو کوئی نہیں جانتا آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا علم کیسے ہوا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تک کسی شخص کو ذلیل نہیں کرتا جب تک اس کی برائی حد سے نہ گزر جائے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۱

قرض کی ادائیگی کی فکر

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بوقت وصال اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ دیکھو میرے اوپر بیت المال کا کتنا قرض ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ چھیاسی ہزار۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم میرا تمام مال فروخت کر کے رقم بیت المال میں جمع کرا دینا اور اگر یہ رقم ناکافی ہو تو پھر اپنے مال سے اس کو ادا کرنا اور اگر پھر بھی ناکافی ہو تو بنی عدی بن کعب سے لے لینا اور اگر پھر بھی قرضہ پورا نہ ہو تو قریش سے قرضہ کی ادائیگی کا سوال کرنا اور ان کے علاوہ کسی سے نہ کہنا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۹۲

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو مقدم رکھنا

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ سواری اور مال برداری کے اونٹوں میں ایک اندھی اونٹنی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اونٹنی کسی کو دے دو، وہ اس سے نفع اٹھائے۔ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ وہ اونٹنی اندھی ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ اسے اونٹوں کی قطار میں باندھ لیں گے وہ ان کے ساتھ پھرتی رہے گی میں نے کہا وہ زمین سے گھاس وغیرہ کیسے کھائے گی؟ آپ نے فرمایا وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے یا صدقہ کے؟ یہ اس وجہ سے پوچھا کہ جزیہ کا جانور مالدار اور فقیر دونوں کھا سکتے ہیں اور صدقہ کا جانور صرف فقیر ہی کھا سکتا ہے میں نے کہا نہیں وہ جزیہ کے جانوروں میں سے ہے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم لوگوں نے تو اسے کھانے کا ارادہ کر رکھا ہے۔ میں نے کہا میں ویسے نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ اس پر جزیہ کے جانوروں کی نشانی لگی ہوئی ہے۔ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے ذبح کرنے کا حکم دیا چنانچہ اسے ذبح کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس نو چوڑے پیالے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن بھی نو تھیں اس وجہ سے ان کی تعداد کے مطابق پیالے آپ رضی اللہ عنہ نے بنا رکھے تھے۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس اونٹنی کا گوشت ان پیالوں میں ڈالا اور پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھیج دیا اور جو گوشت بچ گیا اسے پکانے کا حکم دیا۔ جب وہ پک گیا تو مہاجرین وانصار کو بلا کر انہیں کھلایا۔

قصہ نمبر ۹۳

میزبانی کا حق

ایک مرتبہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے نواح میں واقع ایک گاؤں میں پہنچے اور اس گاؤں میں یہودیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کیا یہاں کسی مسلمان کا بھی گھر ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہاں ایک بدو مسلمان رہتا ہے جو بہت غریب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس بدو کے پاس گئے اور اس بدو نے اپنی بیوی سے کہا کہ ایک مہمان آیا ہے اس کے کھانے کا انتظام کرو۔ بیوی نے کہا کہ گھر میں تھوڑے سے جو کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ بدو بولا کہ تم گندم کا آٹا کسی سے ادھار لے آؤ۔ بدو کی بیوی نے ہمسایوں سے پتہ کیا مگر کہیں سے گندم کا آٹا نہ ملا۔ اس نے مجبوراً جو کی روٹیاں بنائیں اور وہ آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دی گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ یہ بدو اور اس کی بیوی کے علاوہ ان کے تین بچے بھی ہیں چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے روٹیوں کا چھٹا حصہ یعنی آدھی روٹی کھائی اور باقی بدو اور اس کے گھر والوں کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ وہاں سے رخصت ہوئے تو اس بدو سے فرمایا کہ تم جب بھی مدینہ منورہ آؤ تم عمر (رضی اللہ عنہ) کے متعلق پوچھ لینا۔

کچھ عرصہ بعد وہ بدو اور اس کی بیوی مدینہ منورہ آئے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان دنوں آپ رضی اللہ عنہ کا تجارتی مال مدینہ منورہ پہنچا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ تمام مال اس بدو کو عطا کر

دیا۔ پھر جب آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نبی کریم ﷺ کو تمام واقعہ سنایا اور دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا میں نے ان کی میزبانی کا حق ادا کر دیا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے ان کی میزبانی کا حق ادا نہیں کیا اور وہ غریب تھے مگر پھر بھی انہوں نے تمہاری مہمان نوازی کی اور ادھار لینے سے بھی دریغ نہ کیا اور اپنی قوت سے بڑھ کر تمہاری خدمت کی جبکہ تمہارے پاس مال موجود تھا چنانچہ تمہارا مال انہیں عطا کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۴

غرور کا علاج

حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادے بالوں میں کنگھا کیے اور عمدہ لباس پہنے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں درے مارے جس پر وہ رونے لگے۔ اس پر ام المومنین حضرت ام حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھائی کا قصور دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسے مغرور دیکھا چنانچہ اس کے غرور کا یہی علاج تھا کہ میں اسے یوں درے مارتا۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۵

تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی

حضرت مالک الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مجھ پر غصہ آ گیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے مارنے کے لئے کوڑا اٹھایا۔ میں نے فوراً کہا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ میری بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے فوراً کوڑا پھینک دیا اور مجھ سے کہنے لگے کہ

''تم نے مجھے اس عظیم ذات کی یاد دلا دی۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۶

ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو شہادت کی بہت آرزو تھی اور آپ رضی اللہ عنہ اس کے لئے اکثر و بیشتر دعا بھی کیا کرتے تھے اور اپنی اس خواہش کا اظہار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کیا کرتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم تھے۔ احد پہاڑ نے کانپنا شروع کر دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ کو ٹھوکر لگائی اور فرمایا۔

"اے احد پہاڑ! ٹھہر جا! اس وقت تجھ پہ ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔"

O...O...O

قصہ نمبر ۹۷

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب فیروز ابولولو نے والد بزرگوار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر خنجر سے وار کیے اور آپ رضی اللہ عنہ شدید زخمی ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ کو گمان گزرا کہ شاید میرا قتل کسی مسلمان نے کیا ہے جسے وہ نہیں جانتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلایا اور ان کو اپنے قریب بٹھانے کے بعد ان سے پوچھا کہ میری خواہش ہے کہ میں جان لوں کہ کیا مجھے قتل کرنے والا مسلمان ہے؟ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو باہر نکلے تاکہ جان سکیں کہ کیا اس قاتل کا تعلق مسلمانوں کی جماعت سے ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے باہر نکل کر دیکھا تو سب رو رہے تھے۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واپس آ کر بتایا کہ آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں بلکہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام فیروز ابولولو ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بات سنی تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ان کو قتل کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"میں نے لوگوں سے فرمایا تھا کہ تم اپنے پاس عجمی کافر غلاموں کو نہ لاؤ لیکن تم لوگوں نے میرا کہا نہیں مانا۔"

اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے بھائیوں کو بلا لاؤ۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کون سے بھائی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان حضرات کو بلانے چلے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ میری گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے۔ جب تمام حضرات اکٹھے ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں آپ چھ حضرات کو لوگوں کا سردار اور ان کی قیادت کرنے والا پاتا ہوں اور یہ خلافت تم حضرات میں چھوڑتا ہوں اور جب تک تم میں استقامت رہے گی لوگوں کو بھی خلافت پر استقامت حاصل رہے گی اور جب تم میں اختلاف ہو گا تو پھر لوگوں میں بھی اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم تین دن تک لوگوں سے مشورہ کرنا اور خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ چن لینا۔ اس دوران حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر طبیب کو بلایا گیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ کو دودھ پینے کے لئے دیا جو آپ رضی اللہ عنہ کے زخموں سے باہر نکل آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس وقت میرے لئے ساری دنیا ہوتی تو آئندہ آنے والی وحشتوں سے بچنے کے لئے میں اسے صدقہ کر دیتا اور ایسا کہاں؟ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں دیکھا۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو جزائے خیر دے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کو آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے مضبوط فرمائے

اور جب مسلمان مکہ میں خوف میں مبتلا تھے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور دین اسلام کو تقویت بخشی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی اور آپ رضی اللہ عنہ کی ہجرت ہم مسلمانوں کے لئے فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ آپ رضی اللہ عنہ ہر غزوہ میں شامل رہے اور اپنی بہادری کے جوہر دکھائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا وزیر مقرر کیا اور ان کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے دین کا پرچم عرب سے نکال کر عجم میں بھی بلند کیا اور آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے بے شمار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ذریعے اپنے دین کو وسعت عطا فرمائی یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کو مرتبہ شہادت پر فائز کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کلام سنا تو فرمایا اے عبداللہ (رضی اللہ عنہ)! کیا تم روزِ حشر میرے لئے گواہی دو گے؟ حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بلاشبہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں۔ پھر مجھ سے فرمایا میرا رخسار زمین سے ملا دو اور پھر اپنا رخسار اور داڑھی زمین پر ٹیک دی۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ وصال پا گئے۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۸

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی خواہش

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں سپردِ خاک ہونے کی اجازت مرحمت فرما دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے اور ان سے والد بزرگوار کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ جگہ تو میں نے اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن میں عمر رضی اللہ عنہ کی ذات کو خود پر ترجیح دیتی ہوں اور یہ جگہ ان کو عطا کرتی ہوں۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب بتایا گیا کہ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جگہ مرحمت فرما دی ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ میرے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹا دو تاکہ میں اپنا سر زمین سے لگا سکوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں۔

○...○...○

قصہ نمبر ۹۹

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور میرے کفن میں میانہ روی اختیار کرنا اور اسراف نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوا تو مجھے دنیا سے بہتر کفن مل جائے گا اور اگر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہ ہوا تو یہ کفن بھی میرے پاس نہیں رہے گا اور مجھ سے چھین لیا جائے گا۔ میری قبر کو زیادہ لمبی اور چوڑی نہ کرنا کیونکہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر ہوا تو وہ میری قبر کو حد نگاہ وسیع کر دے گا ورنہ میری قبر جتنی مرضی چوڑی ہو وہ اتنی تنگ کر دی جائے گی کہ میری پسلیاں ٹوٹ جائیں۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۱۰۰

امر خلافت کے لئے چھ نامزدگیاں

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ رضی اللہ عنہ سے خلیفہ کی نامزدگی کا مطالبہ کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم جا کر حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضٰی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کو بلا لاؤ۔ جب یہ حضرات خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں خلافت کا امر تمہارے سپرد کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وصال کے وقت تم سب سے راضی تھے اس لئے میں یہ امر تمہارے سپرد کرتا ہوں اور تم خود میں سے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کر لو۔

○.....○.....○

کتابیات

۱۔ بخاری شریف از امام اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ مسلم شریف از امام محمد مسلم رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ تفسیر ابن کثیر از حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ مشکوٰۃ شریف

۵۔ ترمذی شریف

۶۔ تفسیر روح المعانی

۷۔ مسند امام احمد

۸۔ تاریخ طبری

۹۔ فتوحات مصر و فارس

۱۰۔ شاہکار عدالت

۱۱۔ کنز العمال

۱۲۔ شعب الایمان

۱۳۔ تفسیر کبیر

۱۴۔ تفسیر خازن

۱۵۔ کرامات صحابہ

۱۸۔ سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ....از............ حبیب القادری

حضرت عمر فاروقؓ کے سو واقعات

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سو واقعات

حضرت علی المرتضیٰؓ کے سو واقعات

حضرت عثمان غنیؓ کے سو واقعات